شبیہ مبارک سیدنا
حضرت امیر المؤمنین
خلیفۃ المسیح الثالث
ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز

(حضور کے دورہ
مغربی افریقہ کے
حالات اس شمارہ
میں ملاحظہ فرمائیں)

جون ۱۹۷۰ء

ربیع الثانی ۱۳۹۰ ہجری قمری
احسان ۱۳۴۹ ہجری شمسی

ماہنامہ الفرقان ربوہ

:- مدیر مسئول :-
ابوالعطاء جالندھری

غلبہ اسلام کا عظیم دن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح [illegible] تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ دورۂ مغربی افریقہ کے دوران اہلِ افریقہ [illegible] پیغام سے آگاہ فرمایا۔ علاوہ ازیں [illegible] کو غلبہ اسلام [illegible] کر ایمان اور یقین کی مضبوط چٹان پر قائم [illegible] نہایت جلال کے ساتھ پرشوکت [illegible]

"میں آپ کو پوری قوت سے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کے غلبہ کا عظیم دن طلوع ہو چکا ہے۔ اور کوئی طاقت اس حقیقت کو ٹال نہیں سکتی۔ احمدیت فتح مند ہو کر رہے گی۔ انشاء اللہ آئندہ پچیس سال کے اندر اندر اسلام کا غلبہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ میں بوڑھوں اور جوانوں [illegible] مردوں اور عورتوں سے پکار کر کہتا ہوں کہ اللہ کے دین کی خاطر قربانی کے لئے آگے آؤ۔ اسلام کی فتح کا دن اٹل ہے۔ اگرچہ ظاہری لحاظ میں یہ چیز ناممکن نظر آتی ہے لیکن اللہ نے مجھے بتایا ہے کہ اسلام کے غلبہ کا دن طلوع ہو چکا ہے۔ اس کا فضل شاملِ حال رہا تو یہ بظاہر ناممکن ممکن ہو کر رہے گا۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲ احسان ۱۳۴۹ ہش [illegible])

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۲۰ شمارہ ۶	الفرقان ربوہ جون سنہ ۱۹۷۰ء	ربیع الثانی ۱۳۹۰ ہجری قمری احسان ۱۳۴۹ ہجری شمسی

الفہرست

قواعد وضوابط

۱۔ تاریخ اشاعت شمسی مہینہ کی پندرہ تاریخ ہے۔

۲۔ اگر پچیس تاریخ تک رسالہ نہ ملے تو اطلاع ملنے پر رسالہ دوبارہ بھجوا دیا جاتا ہے۔ اسکے بعد قیمتاً لینا چاہیئے۔

۳۔ تبدیلی پتہ پر خریداران دفتر کو ضرور مطلع فرمائیں۔

۴۔ چندہ پیشگی آنا لازم ہے۔ رقم بذریعہ منی آرڈر بھجواتے وقت آپ کوپن منی آرڈر وضع فرما سکتے ہیں۔

۵۔ شرح چندہ:-

پاکستان	چھ روپے
بیرونی ممالک بحری ڈاک	دس روپے
" ہوائی ڈاک	بائیس روپے

قیمت فی پرچہ ساٹھ پیسے

ادارۂ تحریر

ایڈیٹر:- ابوالعطاء جالندھری

نائبین:- (۱) دوست محمد شاہد مولوی فاضل

(۲) عطاء المجیب راشد ایم۔اے

مطبوعہ:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

اشاعتِ اسلام کیلئے عظیم تبلیغی دورہ

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سیدنا میرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ اعلاءِ کلمۂ اسلام کے لئے مغربی افریقہ کے ممالک کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ حضور ۴ر اپریل ۱۹۷۰ء کو مرکزِ اسلام ربوہ سے ہزاروں دردمندانہ دعاؤں کے ساتھ اس بابرکت سفر پر روانہ ہوئے اور ۸ر جون ۱۹۷۰ء کو بعد کامیابی و کامرانی مراجعت فرمائے ربوہ ہوئے۔ الحمد للہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق آپ کے سفر کو نہایت مبارک بنایا۔ لاکھوں انسانوں تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ بے شمار افریقن احمدیوں ـــــ بوڑھوں، جوانوں، بچوں اور عورتوں کو اپنے روحانی پیشوا کی زیارت سے ازدیادِ ایمان حاصل ہوا۔ روحوں میں بالیدگی اور دلوں میں ایثار و قربانی کے جذبات کی فراوانی پیدا ہوئی۔ اقالیم کے سربراہوں اور مختلف مذاہب کے ہزارہا پیروؤں کو اسلام کا محبت بھرا پیغام پہنچایا گیا۔ نشانات و معجزات اور اسلامی اخلاق کی جھکار سے ایک نئی زندگی کی لہران علاقوں میں جاری ہوگئی۔ یوں کہہ سکتے ہیں کہ مغربی افریقہ کے ان نوآزاد ممالک کی روحانی سیرابی کا سامان کیا گیا اور انہیں زندہ خدا کی زندہ تجلیات سے آشنا کیا گیا۔

یہ کامیابی خلیفۂ وقت ایدہ اللہ بنصرہ کی قوتِ قدسیہ کا ایک زندہ نشان ہے اور مومنوں کے لئے خوشی و مسرت کی نوید ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے واپسی پر سپین کی اسلامی عظمتِ رفتہ کے آثار پر نئے روحانی قصر کی تعمیر کے لئے سپین کا بھی دورہ فرمایا۔ زخمی دل سے اللہ کے حضور نہایت متضرعانہ دعائیں کیں۔ خدائے ذوالعرش نے آپ کو اسی سرزمین میں بشارت دی ہے کہ اس ملک میں بھی دوبارہ اسلامی اقدار کو زندہ کیا جائے گا اور پھر سے اسلام کا جھنڈا یہاں بھی بلند ہوگا اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر گلی کوچے میں درود پڑھا جائے گا۔ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا۔

ہمارے امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ افریقن اور یورپین ممالک میں اشاعتِ اسلام کی کئی عظیم اور دور رس سکیمیں اور بشارتیں لے کر بخیر و سلامتی واپس تشریف لائے ہیں۔ فالحمد للہ الذی انجز وعدہ و نصر عبدہ و ھزم الاحزاب وحدہ ؕ

دُعائے خیر مقدم

(از جناب چودھری شبّیر احمد صاحب ربوہ)

{پہلا اور آخری بند درِ ثمین میں سے لیا گیا ہے۔ یہ نظم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی موجودگی میں مجلس ارشاد کے اجلاس منعقدہ ۱۲ ر احسان مسجد مبارک میں پڑھی گئی۔}

"یارب ہے تیرا احساں۔ مَیں تیرے در پہ قرباں
تُو نے دیا ہے ایماں۔ تُو ہر زماں نگہباں
تیرا کرم ہے ہر آں۔ تُو ہے رحیم و رحماں
"یہ روز کر مبارک سبحان من یّرانی"

صد شکر ہے خدایا۔ اے ذاتِ جاودانی
ہم عاجزوں پہ تُو نے۔ فرمائی مہربانی
تیرے کرم سے آیا۔ یہ یوم شادمانی
"یہ روز کر مبارک سبحان من یّرانی"

آنکھوں کا نُور آیا۔ دل کا قرار آیا
دامن میں اپنے لیکر۔ ابرِ بہار آیا
اِک نازشِ چمن کی۔ ہے آج ضو فشانی
"یہ روز کر مبارک سبحان۔ من یّرانی"

حامل ہے رحمتوں کا۔ ضامن ہے برکتوں کا
عہدِ سعید اس کا۔ ہے دَور نصرتوں کا
یہ دَورِ نافلہ ہے۔ اِک دَورِ کامرانی
"یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی"

ارضِ بلالؓ تیرا۔ کیسا نصیب جاگا
اِک نیرِ صداقت۔ تیرے فلک پہ چمکا
فرزندِ ابنِ مہدیؑ۔ رحمت کی اِک نشانی
"یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی"

اِک حرفِ انتباہ سے۔ پھر اہلِ غرب لرزے
حق آشنا ہوئے پھر۔ حق سے جو بے خبر تھے
گویا دلوں میں اُترا۔ پیغامِ آسمانی
"یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی"

شبیر آج ربوہ دلہن بنا ہوا ہے
پھر شانِ نَوسے نوشہ جلوہ نما ہوا ہے
اپنے جلو میں لے کر سامانِ شادمانی
"یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی"

تیرا یہ سب کرم ہے تُو رحمتِ اتم ہے
کیونکر ہو حمد تیری۔ کب طاقتِ قلم ہے
تیرا ہوں مَیں ہمیشہ جب تک کہ دم میں دم ہے
"یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی"

قسط ۱

آیتِ خاتم النبیّین پر تدبّر

اربابِ ذوق کیلئے دعوتِ فکر

تدبر کا ایک تازہ واقعہ

یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ عقائد اور اصولِ دین کے بارے میں قرآن مجید کے بیانات نہایت واضح، مدلّل اور ہر قسم کے ابہام سے پاک ہیں۔ ہاں اتنی شرط ہے کہ انسان نیک نیتی سے آیاتِ قرآنیہ پر تدبر کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا (سورہ محمد ع ۳) کہ یہ لوگ قرآن مجید پر تدبر کیوں نہیں کرتے کیا ان کے دلوں پر قفل لگے ہوئے ہیں؟

ہمارا تجربہ ہے کہ جب بھی کسی شخص نے تدبر کی راہ اختیار کی اُسے قرآنی حقیقت کا علم ہو گیا۔ ابھی گزشتہ ماہ کا واقعہ ہے کہ راقم السطور مجلس انصار اللہ پشاور کے سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے اپنے دو بزرگ ساتھیوں شیخ مبارک احمد صاحب اور صوفی بشارت الرحمن صاحب کے ساتھ گاڑی میں جا رہا تھا۔ سرگودھا سے ایک حافظِ قرآن ڈائریکٹر صاحب بھی اسی ڈبہ میں تشریف لائے۔ نماز فجر کے بعد ڈائریکٹر صاحب مختلف مقامات کی آیات ذرا بلند [illegible] سے پڑھ رہے تھے۔ ان سے تعارف [illegible] کے بعد میں نے محض قرآن مجید سننے کے لئے کہا کہ آپ کی آواز اچھی ہے آپ حافظِ قرآن بھی ہیں کوئی ایک رکوع سنائیں۔ کہنے لگے کہاں سے سناؤں؟ میں نے کہا جہاں سے آپ پسند فرمائیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ خود معیّن کریں۔ میں نے کہا کہ بہت اچھا آیت فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ والا رکوع سنا دیں۔ اس پر کہنے لگے کہ آپ نے اس رکوع کی تخصیص کیوں کی ہے؟ میں نے کہا کہ قرآن مجید تو سارا ایمان ہے تاہم آپ کے کہنے پر میں نے اس رکوع کا ذکر کر دیا ہے۔ باقی اس میں ایک اہم مسئلے کا حل بھی موجود ہے۔ کہنے لگے کہ قرآن مجید میں تو بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ بھی ہے۔ میں نے کہا کہ بہت اچھا آپ وہی رکوع سنا دیں۔ مگر اب رکوع سنانے کی بجائے وہ فرمانے لگے کہ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ میں صاف لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح کو آسمان پر اٹھا لیا ہے۔ میں نے نہایت محبت سے عرض کیا کہ ہم تو قرآن مجید کے لفظ لفظ پر ایمان لاتے ہیں اگر قرآن مجید میں یہ لکھا ہو کہ حضرت مسیح کو اللہ نے آسمانوں پر اٹھا لیا ہے تو

ہمیں اس کے ماننے میں کوئی عذر نہیں۔ کہنے لگے کہ صاف تو ہے بل رفعہ اللہ الیہ۔ میں نے عرض کیا کہ آئیے اس آیت پر تدبّر کریں۔ پھر میں نے کہا کہ لفظی ترجمہ یوں ہوگا "بلکہ اٹھا لیا اس کو اللہ نے طرف اپنی"۔ بتائیے اس میں آسمان کس لفظ کا ترجمہ ہے؟ وہ سوچ میں پڑ گئے کہ آسمان تو واقعی کسی لفظ کا ترجمہ نہیں۔ کہنے لگے کہ اِلَیْہِ کے کیا معنے ہوں گے؟ میں نے کہا "اپنی طرف"۔ پھر میں نے پوچھا کہ آپ کا کیا عقیدہ ہے کیا خدا کسی خاص مکان میں ہے؟ کہنے لگے کہ نہیں وہ تو ہر جگہ ہے آسمانوں میں بھی اور زمین پر بھی۔ میں نے واضح کیا کہ جو ہستی ہر جگہ ہے اس کی طرف جانا مادی طور پر ممکن ہی نہیں، اس کی طرف تو معنوی اور روحانی طور پر ہی جانا مراد ہو سکتا ہے۔ پھر متعدد آیات و احادیث بتا کر اس حقیقت کو واضح کیا کہ رفع الی اللہ کا مفہوم یہی ہوتا ہے۔ آخر میں بطور لطیفہ ان سے یہ بھی عرض کیا کہ جب آپ خود مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں پر بھی ہے اور زمین پر بھی، تو یوں کر لیجئے کہ مسیح کے وجود میں روح جو لطیف چیز ہے اور آسمانوں کے مناسب ہے اس کا آسمان پر جانا مان لیں اور مسیح کا جسم جو ایک مادی چیز ہے اس کا زمین کی طرف جانا تسلیم کر لیں۔ دونوں طرف یعنی آسمان اور زمین کی طرف مسیح کا جانا ثابت ہو جائیگا۔ ایک لمحہ کے تدبر کے بعد بے ساختہ کہنے لگے کہ پھر تو مسیح کی موت ثابت ہو جائے گی۔ میں نے کہا کہ بہرحال بل رفعہ اللہ الیہ تو درست ثابت ہو جائیگا باقی جو قرآن سے ثابت ہو وہی ہمارا عقیدہ ہونا چاہیئے۔

"سب نبیوں کو ختم کرنے" کے چار مفہوم

میں نے یہ واقعہ اس سلسلہ میں ذکر کیا ہے کہ عام لوگ بغیر تدبر کے ایک خیال کو مانتے چلے جاتے ہیں۔ وہ اپنے عقیدہ کے مالہ وما علیہ پر غور ہی نہیں کرتے۔ چنانچہ دیکھئے کہ آیت خاتم النبیّین میں ایک نہایت درخشندہ حقیقت بیان ہوئی ہے مگر عوام تو عوام علماء کہلانے والے بھی اس پر غور و تدبّر نہیں کرتے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ جب لوگ قرآن پر تدبر کرنے کی عادت ڈالیں گے تو عام اختلافات فوراً دُور ہو جائیں گے۔

لفظ خاتم النبیّین جس آیت میں وارد ہوا ہے وہ یوں ہے:۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ
وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ
وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ○

(سورہ احزاب ع ۵)

لوگ اس میں سے ایک لفظ خاتم النبیّین کو لیکر یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ نبوت ختم ہو گئی ہے۔ بس اب کوئی نبی نہیں آسکتا۔ وہ نہ آیت کے معانی اور اس کی ترکیب اور موقع پر غور کرتے ہیں نہ اس

سورہ کے مضامین پر تدبر کرتے ہیں اور نہ ہی یہ سوچتے ہیں کہ جو مفہوم ہم اس آیت سے اخذ کرتے ہیں آیا قرآن مجید کی باقی آیات سے اس کی تائید ہوتی ہے یا نہیں؟ ساری الجھن محض عدم تدبر سے واقع ہوئی ہے ورنہ یہ بدیہی بات ہے کہ ہر مسلمان قرآن مجید کو مانتا ہے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیا ہے۔ پس ہر مسلمان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے۔ اختلاف صرف تدبر اور عدم تدبر کا ہے۔

لمبی گفتگو تو اس موضوع پر ضخیم کتابوں میں موجود ہے میں اس وقت صرف اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے **خاتم النبیین** کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ اس ترکیب پر ہمیں تدبر کرنا چاہیئے۔ اس مرکب اضافی میں لفظ خاتم کے دو معنے علماء کرتے ہیں (۱) مُہر (۲) ختم کرنے والا۔ پھر النبیین میں الف لام کو استغراق کا قرار دیکر کہتے ہیں کہ اس سے سب نبی مراد ہیں۔ پھر وہ مُہر کے معنے کو ترک کر کے "ختم کرنیوالا" پر حصر کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ سب نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ بات کو طے کرنے کے لئے اگر ہم یہ تسلیم کر لیں کہ آیت کا یہی مفہوم ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سب نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں تب بھی تدبر کی ضرورت باقی ہے اور وہ یوں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سب نبیوں کو ختم فرمایا اس ختم کی نوعیت کیا ہے؟ سب نبی آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت مسیح علیہ السلام تک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ختم ہو گئے۔ ہم اسے تسلیم کرتے ہیں مگر یہ تو فرمایئے کہ اس ختم کی نوعیت کیا ہے؟ کیا ختم کا یہ مفہوم ہے کہ اب یہ نبی نبی نہیں رہے ان پر ایمان نہ لانا چاہیئے؟ ظاہر ہے کہ کوئی مولوی بھی اس مفہوم کو درست قرار نہ دے گا۔ پھر سوچیئے کہ سب نبیوں کو ختم کرنے کا مطلب کیا ہے؟ کیا یہ مفہوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب نبیوں کو وفات دیدی؟ ظاہر ہے کہ یہ بات بھی درست نہیں کیونکہ مولویوں کے نزدیک وہ نبی تو سارے کے سارے باستثناء حضرت مسیح کے پہلے ہی فوت ہو گئے تھے فوت شدہ کو وفات دینے کا کیا مطلب؟ ہاں حضرت مسیح جو بزعم علماء زندہ تھے وہ اب بھی زندہ سمجھے جاتے ہیں آنحضرتؐ بقول علماء ان کو وفات نہ دے سکے۔ پس سب نبیوں کو ختم کرنے کا یہ مفہوم بھی درست قرار نہیں پاتا۔ اب ایک تیسرا مفہوم سب نبیوں کو ختم کرنے کا یہ رہ جاتا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لا کر اپنے علاوہ باقی سب نبیوں کے **فیضان** کے ختم ہو جانے کا اعلان فرما دیا ہو۔ گویا اس طرح آپؐ نے آدم علیہ السلام سے لے کر مسیح علیہ السلام تک کے سب نبیوں کو ختم کر دیا۔ نبیوں کے ختم کر دینے کا یہ مفہوم اپنے اندر **معقولیت** رکھتا ہے مگر اس سے صرف یہ ظاہر ہو گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے باقی نبیوں کے فیضان کے دروازے بند ہو گئے۔

یہ ہرگز ثابت نہ ہوگا کہ فیضانِ محمدی کا دروازہ بھی مسدود ہوگیا ہے بلکہ بر عکس اسکے دلالت التزامی کے طور پر یہ ثابت ہو جائے گا کہ اب تمام آدمزادوں کے لئے سیدنا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے ذریعہ اللہ کے فضل کو پانے کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ اس طرح باقی نبیوں کی نبوت تو ختم قرار پائیگی مگر آنحضرتؐ کی نبوت اور اس نبوت کے فیوض و برکات کا جاری رہنا لازمی ہوگا۔

سب نبیوں کو ختم کرنے کا ایک چوتھا مفہوم بھی ہے اور وہ یہ کہ نبی ایک مرتبہ و مقام پانیوالے کا نام ہے مراتب کمالات کو ختم کرنا بند کر کے نہیں بلکہ انکے انتہائی درجہ کو حاصل کر کے ہوا کرتا ہے مثلاً شاعر ایک صاحب مرتبہ شخص ہوتا ہے مفسر ایک صاحب منقبت انسان ہوتا ہے۔ ولی ایک خاص روحانی مرتبہ کے پانیوالے کو کہتے ہیں اب شاعروں میں سے خاتم الشعراء، مفسروں میں سے خاتم المفسرین اور اولیاء میں سے خاتم الاولیاء اس شخص کو کہا جائیگا جو شاعری کے بلند ترین مقام پر فائز ہو، جو تفسیر میں اعلیٰ ترین مہارت کا مالک ہو، جو ولایت میں افضل ترین درجہ کو حاصل کرنیوالا ہو۔ کیونکہ یہ لوگ اپنے کمال کی انتہا کو پہنچ گئے اور اب یہ قرار دیدیا گیا کہ اس کمال میں ان سے اونچے درجہ پر فائز ہونے والا اور کوئی انسان نہیں گویا خاتم الشعراء نے شاعروں کو ختم کر دیا۔ خاتم المفسرین نے مفسروں کو ختم کر دیا اور خاتم الاولیاء نے ولیوں کو ختم کر دیا۔

اسی طرح کہا جائے گا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم وہ منفرد اور یگانہ وجود باجود ہیں جنہوں نے سب نبیوں کو ختم کر دیا یعنی ان کے کمالِ نبوت و رسالت کی انتہائی بلندی کو حاصل کر لیا۔ آپؐ سے بلند مرتبہ اور نبی نہ ہوا ہے نہ ہوگا۔ آپؐ ہی اوّلین و آخرین میں خاتم النبیین ہیں۔ سب نبیوں کو ختم کرنے کا یہ مفہوم بہترین مفہوم ہے۔ عربی زبان بلکہ سب زبانوں کے استعمال اور محاورات کے عین مطابق ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے شایان ہے۔ آپؐ کی افضلیت اور بلند ترین مرتبہ پر دلالت کرتا ہے۔ پھر اس مفہوم میں ایک کمال یہ ہے کہ اس سے کمالِ محمدی کی لامحدود وسعتوں کا بھی ثبوت مل جاتا ہے کیونکہ کامل اور افضل نبی وہی ہے جس کے فیوض و برکات دوسرے تمام نبیوں سے بڑھ کر ہوں۔

ہم دعوت دیتے ہیں کہ جو لوگ تحری حقیقت کے عادی ہیں اور قرآنی آیات پر تدبّر کرنا ضروری سمجھتے ہیں وہ آیت خاتم النبیین پر تدبر فرمائیں اور اپنے ترجمہ "سب نبیوں کو ختم کرنے والا" کے مفہوم کا تعین فرمائیں۔

آج ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں آئندہ اشاعت میں آیت خاتم النبیین پر تدبر کی دوسری قسط درج ہوگی انشاء اللہ العزیز۔

ضروری اعلان

یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ جن دوستوں کے ذمہ بقایا ہو ان کے نام رسالہ جاری نہ رہے ایسے دوستوں کو اطلاع دی جاچکی ہے لہذا ماہ جولائی کا رسالہ صرف ان احباب کے نام جاری ہوگا جو بقایا دار نہیں۔ (مینیجر)

سُوْرَۃ المائدہ ع۲

اَلْبَیَانُ

قرآن مجید کا سلیس اردو ترجمہ مختصر اور مفید تفسیری حواشی کے ساتھ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا

اے ایماندارو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہونے لگو تو پہلے (وضوء کرتے ہوئے) اپنے

وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا

چہروں کو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو لو اور اپنے

بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ ؕ وَاِنْ

سروں کا مسح کرو نیز اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھوؤ۔ اگر

كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ

تم جنبی ہو تو (غسل کے ذریعہ) خوب پاکیزگی اختیار کیا کرو۔ البتہ اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو

تفسیر۔ اس رکوع میں چھ آیات ہیں۔ پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے نماز کے لئے ظاہری پاکیزگی کے قواعد بیان فرمائے ہیں۔ نماز کے لئے وضوء شرط ہے اور بعض حالتوں میں غسل واجب ہے۔ اگر کسی بیماری کی وجہ سے یا پانی میسر نہ آسکنے کے باعث غسل اور وضوء نہ ہو سکے تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کو غسل اور وضوء کا قائم مقام قرار دیا ہے۔

وضوء کے چار فرض رکن اس آیت میں مذکور ہیں (۱) چہرہ کا دھونا (۲) بازوؤں کا کہنیوں تک دھونا (۳) سر کا مسح کرنا (۴) پاؤں کا ٹخنوں تک دھونا۔ ان ارکان میں سے کسی [illegible] تمام رہ جاتا

أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ ٱلْغَآئِطِ أَوْ لَٰمَسْتُمُ ٱلنِّسَآءَ

یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے بیویوں سے مجامعت کی ہو

فَلَمْ تَجِدُوا۟ مَآءً فَتَيَمَّمُوا۟ صَعِيدًا طَيِّبًا فَٱمْسَحُوا۟ بِوُجُوهِكُمْ

اور تمہیں پانی میسر نہ ہو تو تم پاکیزہ مٹی کا (تیمم) قصد کرو اور اس سے اپنے چہروں

وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ

اور ہاتھوں پر مسح کر لو۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارادہ نہیں کہ وہ تم پر کوئی تنگی وارد کرے

وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ

ہاں وہ یہ چاہتا ہے کہ وہ تم کو پاک کرے اور اپنی نعمت تم پر پوری کرے تاکہ تم

تَشْكُرُونَ ○ وَٱذْكُرُوا۟ نِعْمَةَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَٰقَهُ ٱلَّذِى

اس کا شکر کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ کا جو انعام و احسان تم پر ہے اسے یاد کرتے رہو نیز اس کے اس پختہ معاہدہ کا بھی دھیان رکھو جو

ہے۔ وضوء کی تکمیل کے لئے احادیث میں تفصیل بھی آئی ہے۔ مثلاً مُنہ میں پانی ڈال کر کُلی کرنا اور ناک کی صفائی کرنا۔ یہ درحقیقت وجہ کے دھونے میں شامل ہیں۔

آیت کے حصہ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَٱطَّهَّرُوا۟ میں ایک خاص حکم بیان ہوا ہے کہ اگر جنابت کی حالت ہو یعنی میاں بیوی کی مقاربت کی کیفیت [illegible] ہو تو غسل کرنا فرض ہے۔ گویا عام حدث (بے وضوء کی حالت) کا ازالہ وضوء سے ہوتا ہے [illegible] جنابت کا ازالہ غسل سے ہوتا ہے۔

وضوء اور غسل ہر دو میں پانی [illegible] استعمال ہوتا ہے لیکن اگر ایسی صورت ہو کہ پانی موجود نہ ہو یا بیماری وغیرہ کے باعث پانی کا استعمال ممکن نہ ہو تو پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے آیت میں تیمم کا حکم دیا گیا ہے۔ تیمم یوں ہوتا ہے کہ خشک پاک مٹی پر ہاتھ مارے جائیں [illegible] ان سے چہرہ پر اور ہاتھوں پر مسح کر لیا جائے۔ تیمم وضوء کا قائم مقام ہو جاتا ہے اور غسل کی بجائے [illegible] تیمم کافی ہوتا ہے۔

وضوء میں پاؤں کے دھو[illegible] بارے میں اہلسنت اور اہل تشیع میں اختلاف ہے۔ سنیوں کے نزدیک پاؤں کا

وَاثَقَكُمْ بِهٖۤ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اس نے تم سے باندھا ہے۔ اس وقت کو یاد کرو جب تم نے کہا تھا کہ ہم نے سُن لیا ہے اور ہم اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ

عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ

سینوں کی باتوں کو بھی جاننے والا ہے۔ اے ایماندارو! اللہ کی خاطر اس کے حکم کی تعمیل میں عدل و

لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا

انصاف کے گواہ بن کر کھڑے ہو جاؤ کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس پر آمادہ نہ کرے کہ

تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ

تم عدل کو چھوڑ دو۔ تم ہمیشہ عدل کو اختیار کرو۔ عدل تقویٰ کے بہت قریب ہے۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔

اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے جو تم عمل کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے نیک عمل بجا لانے والے مومنوں سے وعدہ فرمایا

دھونا فرض ہے اور ارجلکُم کی قراءت میں اس پر نصب ہے اور اس کا عطف وجوھکم وایدیکم پر ہے لیکن شیعہ کہتے ہیں کہ پاؤں کا مسح فرض ہے دھونا فرض نہیں۔ وہ اسے ارجلِکم مجرور پڑھتے ہیں اور برؤسکم پر عطف قرار دیتے ہیں۔ روایات کی ثقاہت اور عربی زبان کے لحاظ سے اہلسنت کا موقف درست ہے۔ اِلَی الْکَعْبَیْنِ کی قید بھی اسی کی تائید کرتی ہے۔

پاؤں اگر ننگے ہوں تو بہرحال دھونا چاہیئے اور اگر باوضو جرابیں پہنی گئی ہوں تو پاؤں پر مسح کرنے کی اجازت ہے اس طرح دونوں موقفوں میں تطبیق ہو سکتی ہے۔

دوسری آیت میں روحانی اور اصل پاکیزگی، تقویٰ کے حصول پر زور دیا گیا ہے اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرنا چاہیئے اور اس سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرنا لازمی ہے تم خود اقرار کر چکے ہو کہ تم اطاعت کرو گے۔

تیسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو تاکید فرمائی ہے کہ ہمیشہ عدل و انصاف کو قائم کرو۔ کسی مخالف کی مخالفت کی وجہ سے بھی جادۂ عدل سے انحراف اختیار نہ کرو۔ تقویٰ شعار بننے کے لئے

الصّٰلِحٰتِ لا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

ہے کہ ان کے لئے مغفرت ہوگی اور اجر عظیم ہوگا۔ وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا اور

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

ہماری آیات کی تکذیب کی وہ جہنمی ہوں گے۔ اے

اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ

ایماندارو! اللہ کے اس احسان کو بھی یاد رکھو جب ایک گروہ نے

اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ

تم پر ہاتھ ڈالنے (پھیلانے) کی کوشش کی تو اللہ نے تم سے ان کے ہاتھوں کو روک دیا۔

عَنْكُمْ ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ ع

تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور چاہیئے کہ اللہ پر ہی مومن توکل کریں۔

عادل اور منصف ہونا لازمی ہے۔

چوتھی اور پانچویں آیت میں مومنوں اور کافروں کے انجام کا ذکر فرمایا ہے قرآن مجید کا یہ نہایت پیارا اور مؤثر انداز ہے کہ وہ مومنوں کے اچھے انجام اور کفار کے بُرے انجام کو پہلو بہ پہلو ذکر فرما کر ترغیب و ترہیب کو مکمل فرماتا ہے۔

چھٹی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اس انعام کا ذکر فرمایا ہے کہ اس نے مومنوں کو کفار کے ناگہانی حملہ سے محفوظ فرمایا اور دشمنوں کو ان کے منصوبہ میں ناکام کر دیا۔

اس بیان میں اشارہ ہے کہ انجام کے لحاظ سے غلبہ مسلمانوں کو ہی حاصل ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ پر ان کا توکل ہے اور اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے +

درس الحدیث

بازار سے متعلق چند ارشاداتِ نبویؐ

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا (مسلم)

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہروں کا اللہ کے نزدیک پسندیدہ حصہ مسجدیں ہیں اور ناپسندیدہ حصہ شہروں کے بازار ہیں۔

تشریح۔ مسجدیں ذکر الٰہی، نماز اور تلاوتِ قرآن مجید کے لئے مقرر ہیں اس سے بہتر کام کوئی نہیں اسلئے مساجد کا بہترین مقام ہونا واضح ہے۔ اسی لئے مسجدیں خدا کا گھر کہلاتی ہیں۔ بازار میں تجارت اور خرید و فروخت ہوتی ہے ہر قسم کے لوگ بازار میں آتے ہیں، ہر قسم کی گفتگوئیں ہوتی ہیں، بعض سخت قابلِ اعتراض آوازے کسے جاتے ہیں، بعض لوگ دھوکہ و فریب بھی کرتے ہیں اسلئے بازاروں کو ابغض البلاد قرار دیا گیا ہے۔ اِس بیان نبویؐ میں اشارہ ہے کہ مومن کو مسجد میں دلی لگاؤ سے وقت گزارنا چاہیئے اور بازار میں صرف ضرورت کے لئے جانا چاہیئے۔

(۲) عَنْ عُبَیْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلتُّجَّارُ یُحْشَرُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰی وَبَرَّ وَصَدَقَ (الترمذی)

ترجمہ۔ حضرت عبید بن رفاعہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عام تاجر لوگ قیامت کے دن فاجروں کے روپ میں اُٹھیں گے۔ سوائے ان کے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا، نیکی اور صداقت شعاری پر قائم رہے۔

تشریح۔ تاجر کے لئے نفع اندوزی اور دیگر منہیاتِ شرعیہ کے ارتکاب کے بہت سے مواقع پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ سادہ لوح گاہکوں کو دھوکہ دینے کی بہت سی صورتیں اس کے سامنے آتی ہیں۔ بُرے خیالات اور بد نظری کے بھی امکانات ہوتے ہیں اسلئے بہت سے تاجر ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ دنیا داری اختیار کرکے فاجرانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایسے لوگ آخرت میں سزا کے مستحق قرار پائیں گے۔ ہاں جو تاجر متقی اور نیک اور راستباز ہوں گے ان کے لئے بڑا اجر ہوگا۔

(۳) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یُبَالِی الْمَرْءُ مَا اَخَذَ مِنْہُ اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ (البخاری)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ اس وقت انسان اس بات کا خیال نہ رکھیں گے کہ انہوں نے جو حاصل کیا ہے آیا حلال اور جائز طریق سے حاصل کیا ہے یا حرام کی راہ سے؟

تشریح۔ ناجائز تجارت کے علاوہ بھی لوگ بہت سے حرام طریقوں سے روپیہ جمع کرتے ہیں۔ تاجر بھی کئی ناجائز طریقوں سے مال اکٹھا کرتے ہیں۔ موجودہ زمانہ واقعی ہی ایسا زمانہ ہے کہ اس میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوگئی ہے۔

(۴) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی صُبْرَۃِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ یَدَہٗ فِیْھَا فَنَالَتْ اَصَابِعُہٗ بَلَلًا فَقَالَ مَا ھٰذَا یَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ اَصَابَتْہُ السَّمَاءُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَفَلَا جَعَلْتَہٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰی یَرَاہُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنِّیْ (مسلم)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں غلّہ کے ڈھیر کے پاس سے گزرے۔ حضورؐ نے اپنا ہاتھ اس ڈھیر کے اندر داخل کیا تو آپؐ کی انگلیوں کو تری محسوس ہوئی۔ آپؐ نے غلہ کے مالک سے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس پر بارش ہوگئی تھی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر ان گیلے دانوں کو اوپر رکھنا چاہیئے تھا تاکہ سب لوگ اسے دیکھ سکیں۔ پھر حضورؐ نے فرمایا یاد رکھو کہ جو شخص کسی قسم کا دھوکہ کرتا ہے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔"

تشریح۔ اس حدیث نبویؐ سے کئی مسائل ظاہر ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ حضورؐ بازار کے معاملات پر بھی نگاہ رکھتے تھے اور کبھی کبھی خود جا کر جائزہ بھی لیا کرتے تھے۔ دوم حقیقتِ حال معلوم کرنے کے لئے حضورؐ نے ڈھیر کے نچلے حصہ کو بھی دیکھنا ضروری سمجھا۔ سوم جب اناج کے ڈھیر کے نچلے حصہ اور اوپر کے حصہ میں فرق دیکھا تو مالک کو فوراً توجہ دلائی اور اس سے بازپرس فرمائی۔ چہارم اسکے جواب کو نادرست قرار دیکر ہدایت دی کہ اگر اتفاقاً بارش وغیرہ کے باعث غلہ کا کچھ حصہ بھیگ جائے تو اسے گاہکوں کے سامنے رکھنا چاہیئے چھپانا نہیں چاہیئے اس سے دھوکہ ہوتا ہے اس موقعہ پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اصولی ہدایت بھی دی کہ تجارت میں بھی کسی قسم کا دھوکہ جائز نہیں ہے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

امام کا تعلق دردمند والدہ کا سا ہوتا ہے

" اصل بات یہ ہے کہ ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح سے ہے۔ اور یہ بات ہمارے روزمرہ کے تجربہ میں آتی ہے کہ ایک چھوٹے سے چھوٹے عضو مثلاً انگلی ہی میں درد ہو تو سارا بدن بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ٹھیک اسی طرح ہر وقت اور ہر آن میں ہمیشہ اسی خیال اور فکر میں رہتا ہوں کہ میرے دوست ہر قسم کے آرام اور آسائش سے رہیں۔ یہ ہمدردی اور غمخواری کسی تکلف اور بناوٹ کی رو سے نہیں بلکہ جس طرح والدہ اپنے بچوں میں سے ہر واحد کے آرام و آسائش کے فکر میں مستغرق رہتی ہے خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی طرح میں للّٰہی دلسوزی اور غمخواری اپنے دل میں اپنے دوستوں کے لئے پاتا ہوں اور یہ ہمدردی کچھ ایسی اضطراری حالت پر واقع ہوئی ہے کہ جب ہمارے دوستوں میں سے کسی کا خط کسی قسم کی تکلیف یا بیماری کے حالات پر مشتمل پہنچتا ہے تو طبیعت میں ایک بے کلی اور گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور ایک غم شامل حال ہو جاتا ہے۔ اور جوں جوں احباب کی کثرت ہوتی جاتی ہے اسی قدر یہ غم بڑھتا جاتا ہے اور کوئی وقت ایسا خالی نہیں رہتا جبکہ کسی قسم کا فکر اور غم شاملِ حال نہ ہو کیونکہ اس قدر کثیر التعداد احباب میں سے کوئی نہ کوئی کسی نہ کسی غم اور تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کی اطلاع پر ادھر دل میں قلق اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔

میں نہیں بتلا سکتا کہ کس قدر اوقات غموں میں گزرتے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ہستی ایسی نہیں ہے جو ایسے ہموم اور افکار سے نجات دیوے اس لئے میں ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہتا ہوں اور سب سے مقدم دعا یہی ہوتی ہے کہ میرے دوستوں کو ہموم اور غموم سے محفوظ رکھے کیونکہ مجھے تو ان کے ہی افکار اور رنج غم میں ڈالتے ہیں اور پھر یہ دعا مجموعی ہیئت سے کی جاتی ہے کہ اگر کسی کو رنج اور تکلیف پہنچی ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کو نجات دے۔ ساری سرگرمی اور پورا جوش یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کروں۔ دعا کی قبولیت میں بڑی بڑی امیدیں ہیں۔"

(تقریر ۳۰ دسمبر ۱۸۹۷ء بحوالہ الفارغ قدسیہ)

صلحاءِ اُمت کی حکایات

درودشریف کی ایک عجیب برکت

حضرت امام غزالی اپنی کتاب مکاشفۃ القلوب میں تحریر فرماتے ہیں :-

حُکِیَ ان رجلاً کان غافلاً عن الصلاۃ علی سیدنا محمد فرأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فی المنام ولم یلتفت الیہ فقال یارسول اللہ أانت علیّ غضبان قال لا قال فلم لا تنظر الیّ قال لأنی لا أعرفك فقال کیف لا تعرفنی و أنا رجلٌ من أمتك وقد روی العلماء انك اعرف بامتك من الوالدۃ بالولد فقال صدقوا ولکن انك لا تذکرنی بالصلاۃ وان معرفتی بامتی بقدر صلاتهم علیّ ثم انتبه الرجل وأوجب علی نفسه ان یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل یوم مائۃ مرۃ ففعل ذلك ثم رآہ بعد ذلك فی المنام فقال اعرفك الآن واشفع لك ۔ (مکاشفۃ القلوب مطبوعہ مصر صفحہ ۲۲)

حکایت ہے کہ ایک مسلمان شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں غفلت کیا کرتا تھا۔ اس نے ایک رات خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ حضورؐ نے اس کی طرف بالکل التفات نہ فرمایا۔ وہ شخص کہنے لگا کہ اے رسولِ خدا! کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ نہیں۔ اس نے عرض کیا کہ پھر حضور میری طرف دیکھتے کیوں نہیں؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ مَیں تو آپ کو پہچانتا نہیں۔ اس شخص نے عرض کی کہ حضور! مَیں آپ کا ایک اُمتی شخص ہوں پھر آپ مجھے کیوں نہیں پہچانتے؟ ہمیں تو علماء نے بتلا رکھا ہے کہ حضور اپنے امتیوں کو اس سے زیادہ پہچانتے ہیں جتنا ماں اپنے بچوں کو پہچانتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علماء نے تو سچ بتلایا ہے لیکن تم مجھے درود کے ساتھ بالکل یاد نہیں کرتے مَیں تو اپنے اُمتیوں کو ان کے درود شریف کی مقدار کے مطابق پہچانتا ہوں۔

اس پر وہ شخص بیدار ہو گیا۔ اس نے اپنے اوپر فرض کر لیا کہ روزانہ دن میں سو ۱۰۰ مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا کریگا۔ چنانچہ وہ اس پر عمل کرتا رہا۔ بعد ازاں اس نے پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا حضورؐ نے فوراً فرمایا کہ اب مَیں تمہیں پہچانتا ہوں۔ اب مَیں تمہاری شفاعت کروں گا۔"

عطاء المجیب راشد ایم۔اے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کا دورۂ مغربی افریقہ

• ۴ مساجد کا افتتاح • ۲ مساجد کا سنگِ بنیاد • ایک مشن ہاؤس کا سنگِ بنیاد اور ایک کا افتتاح • ۲۰ استقبالیہ تقاریب میں شمولیت • احباب جماعت سے انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں • ۵ سربراہان مملکت اور ایک وزیر اعظم سے ملاقات • ۴ خطباتِ جمعہ • چار احمدیہ سکولوں کا معائنہ • ایک احمدیہ سکول کا سنگِ بنیاد • ایک احمدیہ پریس کا معائنہ • پانچ موقعوں پر پریس کے نمائندگان سے تفصیلی انٹرویو • چار مرتبہ علماء اور دانشوروں سے خطاب • ۱۲ مواقع پر روح پرور علمی تقاریر • چھ پریس کانفرنسوں کا انعقاد • سرکاری ضیافتوں کا اہتمام • جگہ جگہ پر پُرجوش والہانہ استقبال کے مسحور کن نظارے • قدم قدم پر الٰہی تائید و نصرت کے حسین جلوے • اخبارات، ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعہ اسلام کے پیغام کی وسیع اشاعت۔

بالآخر وہ ساعتِ سعد آگئی جس کے لئے سرزمینِ مغربی افریقہ کے ہزاروں ہزار مخلص احمدی چشم براہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم سے مغربی افریقہ کے ان شیدائی اور بیتاب نثار احمدیوں کی سیری اور شادابی کے سامان پیدا کر دئیے جو ایک لمبے عرصہ سے اس بات کے منتظر اور بیتاب تھے کہ اپنی آنکھوں سے اپنے دل و جان سے پیارے آقا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موعود خلیفہ برحق اور حضرت مصلح موعودؓ کے محبوب لختِ جگر کی زیارت کر سکیں۔ اور ان کے مقدس ہاتھوں سے شربتِ وصل و بقا کے شیریں جام حاصل کر کے اپنی تشنہ روحوں کی حیاتِ نو کا سامان مہیا کر سکیں ـــــ اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کے لوگوں کو خود اپنی زبانِ مبارک سے اسلام کا پیغام پہنچانے، انہیں روحانی آزادی سے ہمکنار کرنے اور اپنے ہزاروں عشاق کو شرفِ زیارت و ملاقات عطا کرنے کی غرض سے ۴ اپریل ۱۹۷۰ء کو ربوہ سے مغربی افریقہ کے لمبے سفر پر روانہ ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ تاریخی دورہ سوا دو ماہ تک جاری رہا۔ اس عرصہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغربی افریقہ کے چھ ممالک ـــــ نائیجیریا، غانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، گیمبیا اور سیرالیون ـــــ

کا دَورہ فرمایا۔

اس مبارک دَورہ سے متعلق تاریخ وار مختصر کوائف درج ذیل ہیں:۔

۳؍اپریل (جمعہ) ۔۔۔۔۔

مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ پڑھانے سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مجوّزہ سفر مغربی افریقہ کے بارہ میں ایک پُر اثر خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے اس خطبہ میں اپنے اس سفر کی غرض و غایت بیان کرنے کے بعد احباب جماعت کو اس سفر کی کامیابی کے لئے اور اس کے عظیم الشان نتائج پیدا ہونے کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرنے اور صدقات دینے کی تحریک فرمائی۔ حضور نے فرمایا:۔

"میں پھر کہتا ہوں کہ صدقہ اور دعا سے میری مدد کریں۔ اللہ تعالیٰ جس غرض کے لئے اس سفر کے سامان پیدا کر رہا ہے وہ غرض پوری ہو۔۔۔ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ محبت سے اور فراست سے اور پیار سے اور ان کی ضرورتوں کو سمجھنے اور ان کے مطابق ان کے ساتھ سلوک کرنے سے ان کی پیاس کو بجھا سکوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے بغیر کچھ ہو نہیں سکتا۔ ہم اسی کے حضور جھکتے ہیں۔ اسی پر ہمارا توکل ہے۔۔۔۔ اسی کے ہو جاتے اور اسی پر توکل کرتے ہوئے اس یقین کے ساتھ میں اس سفر پر جا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے سامان کرے گا کہ اسلام کے غلبہ کے دن جلد سے جلد آئیں۔"

اسی روز مغرب کے بعد مسجد مبارک ربوہ میں حضور ایدہ اللہ کی صدارت میں ایک دُعائیہ الوداعی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد جماعت کے بعض شعراء نے احباب جماعت کی نمائندگی میں دعائیہ نظمیں پیش کیں اور اپنے جذبات محبت کا اظہار کیا۔ بعد ازاں حضور نے ایک بار پھر احباب جماعت کو خاص طور پر دعاؤں کی تحریک فرمائی اور پھر اس سفر کے لئے اجتماعی دُعا کروائی جس میں ربوہ کے محلہ جات سے آئے ہوئے ہزاروں مردوں، عورتوں اور بچوں کے علاوہ قریبی شہروں کی جماعتوں کے بہت سے احباب نے بھی شرکت کی۔

۴؍اپریل (ہفتہ) ۔۔۔۔۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کے لئے عازم سفر ہونے کی غرض سے صبح چھ بجکر پچیس منٹ پر ربوہ سے روانہ ہوئے۔ چند منٹ قبل حضور احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لائے اور اجتماعی دعا کرانے کے بعد موٹر کار میں سوار ہو کر عازم لاہور ہوئے۔ حضور کی ربوہ سے روانگی کے موقع پر اہل ربوہ کثیر تعداد میں موجود تھے جنہوں نے حضور کی ایک بار پھر زیارت کی اور اپنے

دل و جان سے پیارے آقا کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ حضور کی روانگی کے ساتھ ہی سات بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نو بجکر پچیس منٹ پر لاہور پہنچے جہاں حضور محترم چوہدری محمد اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی کوٹھی پر تھوڑی دیر تشریف فرما رہے۔ لاہور کی جماعت کے ہزاروں احباب حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ علاوہ ازیں بعض دیگر مقامات سے بھی احباب جماعت کثیر تعداد میں اس موقع پر موجود تھے۔ ہوائی اڈہ کے لئے روانہ ہونے سے پیشتر حضور نے سب احباب کے ساتھ اجتماعی دعا کروائی۔

لاہور کے ہوائی اڈہ پر بھی احباب بڑی کثرت کے ساتھ موجود تھے۔ حضور نے سب کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا اور ایک بار پھر اجتماعی دعا کروائی۔ اس طرح ہزارہا مخلصین جماعت کی درد بھری دعاؤں کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ دس بجکر پچیس منٹ پر لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی روانہ ہو گئے۔

اسی روز دوپہر بارہ بجکر پانچ منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع افراد قافلہ بخیر و عافیت کراچی پہنچ گئے۔ احباب جماعت بڑی کثرت کے ساتھ ہوائی اڈہ پر موجود تھے جنہوں نے اپنے پیارے آقا کا پُرجوش استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔

حضور نے نماز مغرب احمدیہ ہال میں ادا فرمائی بعد ازاں ایک عائلیہ جلسہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نصف گھنٹہ تک اپنے اس دورہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور دعاؤں کی خصوصی تحریک فرمائی۔ اس موقع پر حضور نے اجتماعی دعا بھی کروائی جس میں ہزارہا احمدی احباب شامل ہوئے۔

۵ر اپریل (اتوار)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ صبح ساڑھے چھ بجے اپنی قیام گاہ سے قافلہ کے ساتھ کاروں میں ہوائی اڈہ کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور نے دعا کروائی۔ ہوائی اڈہ پر احباب جماعت کثیر تعداد میں جمع تھے حضور نے ازراہِ شفقت ان سب کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا اور کچھ دیر احباب کے درمیان تشریف فرما رہے۔ اجتماعی دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاز پر سوار ہوئے جو ٹھیک سات بجکر پینتیس منٹ پر روانہ ہو گیا۔ اس طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت چاہتے ہوئے اور احباب جماعت کو دعاؤں اور صدقات کی طرف متوجہ کرتے ہوئے سرزمین مغربی افریقہ کے لوگوں تک اسلام کا حیات بخش پیغام پہنچانے کی غرض سے اس مبارک سفر پر روانہ ہو گئے۔

پونے نو بجے جہاز طہران (ایران) کے ہوائی اڈہ پر پہنچا۔ ہوائی اڈہ کے باہر بہت سے مخلصین جماعت موجود تھے جنہوں نے حضور کا استقبال کیا اور ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ طہران سے جہاز استنبول پہنچا اور پھر بارہ بجے جنیوا کے لئے روانہ ہوا۔ موسم کی خرابی کی وجہ سے جہاز جنیوا کے ہوائی اڈہ پر نہ اُتر سکا۔ چنانچہ اس کا رُخ بدل کر لندن کی طرف کر دیا گیا۔ لندن میں حضور

کی آمد کی کوئی اطلاع نہ تھی تاہم جب مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن کو حضور کی آمد کا علم ہوا ہوا تو وہ فوراً حضور کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ لندن کے ہوائی اڈہ پر قریباً ایک گھنٹہ قیام کے بعد حضور دوسرے جہاز کے ذریعہ شام پونے چھ بجے بخیریت زیورک (سوئٹزرلینڈ) پہنچ گئے۔

سوئٹزرلینڈ کی جماعت کے دوست محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد زیورک کی زیر قیادت جنیوا کے ہوائی اڈہ پر موجود تھے۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب صدر عالمی عدالتِ انصاف اور مکرم ڈاکٹر تالوکیوسی (جنہوں نے اسپرانٹو زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا ہے) بھی ہوائی اڈہ پر موجود تھے۔ جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ اب حضور جنیوا کی بجائے لندن کے راستہ زیورک تشریف لا رہے ہیں تو یہ تینوں دوست فوراً بذریعہ ہوائی جہاز زیورک روانہ ہو گئے اور حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی بعض اور مخلص احباب بذریعہ کار فوراً زیورک پہنچ گئے۔

۶ر اپریل ــــ

۶۔۷ اور ۸ر اپریل کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سوئٹزرلینڈ میں قیام فرمایا۔ یہ تین دن بھی مختلف اہم دینی اور جماعتی پروگراموں کی وجہ سے خاصے مصروف گزرے۔ ۶ر اپریل کو حضور نماز فجر کے بعد احباب جماعت کے درمیان تشریف فرما رہے اور قریباً ایک گھنٹہ تک روح پرور ارشادات سے نوازتے رہے۔ مکرم شیخ اوی سانو جرمنی سے دیوانہ وار حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ نائیجیریا کے مخلص احمدی ہیں اور ان دنوں مغربی جرمنی میں رہ رہے ہیں۔ جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ حضور مغربی افریقہ کے دورہ کے دوران نائیجیریا بھی تشریف لے جائیں گے تو خلوص اور محبت کی وجہ سے اُن کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ وہ نائیجیریا کے پہلے آدمی ہوں جو حضور کو اس دورہ کے دوران ملیں۔ چنانچہ انہوں نے حاضر خدمت ہو کر اپنی یہ خواہش پوری کی۔

۷ر اپریل ــــ

آج کا دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خدام کے ہمراہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) میں گزارا۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد حضور کچھ دیر خدام کے درمیان تشریف فرما رہے۔

۸ر اپریل ــــ

دوپہر کے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ زیورک سے فرانکفورٹ (جرمنی) جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ دعا کے بعد مشن ہاؤس سے روانہ ہوئے اور بذریعہ ریل شام پونے چھ بجے فرانکفورٹ پہنچ گئے۔ سٹیشن پر مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی مبلغ انچارج، مکرم قاضی نعیم الدین احمد صاحب مبلغ انچارج فرانکفورٹ اور جرمنی کی جماعت کے متعدد دوست محو انتظار تھے۔ پروگرام میں پہلے فرانکفورٹ شامل نہیں تھا۔ اس اچانک اور غیر متوقع تبدیلی پر فرانکفورٹ کے احباب خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے۔ بہت سے دوست

دُور و نزدیک سے مسجد میں جمع ہو گئے تھے۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد حضور کچھ دیر احباب میں رونق افروز رہے۔

۱۰ر اپریل

آج جمعہ کا مبارک دن تھا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے جمعہ کی نماز مسجد نور جرمنی میں ادا فرمائی اور نمازِ جمعہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ چھ گھنٹے تک احباب کے درمیان تشریف فرما رہے۔ جرمن اور عرب بھائیوں سے نہایت شفقت اور محبت سے تبلیغی اور تربیتی امور پر گفتگو فرماتے رہے۔

۱۱ر اپریل

آج صبح ساڑھے دس بجے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرانکفورٹ (جرمنی) سے نائیجیریا (مغربی افریقہ) روانہ ہوئے۔ سوا چھ گھنٹے کے سفر کے بعد جہاز نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس کے ہوائی اڈہ پر پہنچا تو ایک ہزار سے زائد افریقن احمدیوں نے حد درجہ محبت و اخلاص اور فدائیت کے جذبات کے ساتھ اپنے محبوب آقا کا پُرتپاک استقبال کیا۔ اپنے دل و جان سے پیارے امام کو اپنے درمیان پاکر احمدی احباب اور مستورات خوشی سے پھولا نہیں سماتی تھیں۔ احبابِ جماعت خوشی سے جھوم رہے تھے گویا کہ آج ایک ناممکن سی چیز حقیقت بن کر سامنے آگئی ہے۔ جب حضور نے نائیجیریا کی مقامی زبان میں یہ فقرہ فرمایا کہ میں آپ سے مل کر بہت خوش ہوا ہوں تو ہزارہا عشاق نے اس زور سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے کہ ہوائی اڈہ کا سارا ماحول گونج اُٹھا۔

ہوائی اڈہ پر حضور نے ایک پریس کانفرنس سے بھی مختصر خطاب فرمایا جس میں حضور نے شرفِ انسانیت کی وضاحت فرمائی۔ ملک کے مشہور اور سب سے زیادہ چھپنے والے اخبار سنڈے ٹائمز نے بہت اچھے الفاظ میں کانفرنس کی خبر دی۔

ہوائی اڈہ کی تقریبات سے فارغ ہونے کے بعد حضور اپنے خدام کے جلو میں فیڈرل پیلس ہوٹل کی طرف روانہ ہوئے۔ ہوٹل کے قریب بھی بہت سے احمدی احباب جمع تھے جنہوں نے حضور کے استقبال کی سعادت حاصل کی۔ حضور کی تشریف آوری کا نظارہ شام کو ٹیلیویژن پر دکھایا گیا۔

اسی روز شام کو ہوٹل میں ایک دعوت استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں ٹھنڈے مشروبات پیش کئے گئے۔ اس تقریب میں سفارتی نمائندے، ہائی کورٹ کے جج، یونیورسٹی کے پروفیسر، نائیجیرین مسلم کونسل کے صدر اور سیکرٹری، گورنمنٹ کے سیکرٹری اور متعدد مقامی قبائل کے سربراہ شامل ہوئے اور باری باری حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر شرفِ ملاقات حاصل کرتے رہے۔ حضور نے تمام احباب سے بہت محبت و شفقت کے ساتھ گفتگو فرمائی جس کا ان کے دلوں پر گہرا اثر ہوا۔

۱۲ر اپریل

آج دوپہر لیگوس ہائی کورٹ کے جج جسٹس عبدالرحیم بکری [illegible] جو ایک مخلص [illegible] کے مخلص بیٹے ہیں حضور

ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں دوپہر کے کھانے کی دعوت کا اہتمام کیا۔ اس دعوت میں ملک کے متعدد سربرآوردہ حضرات نے شرکت کی۔

کھانے کے بعد تین بجے شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بذریعہ کار ابیوکوٹہ تشریف لے گئے جو لیگوس سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں پر حضور کا پُرجوش استقبال کیا گیا۔ اس شہر میں حال ہی میں ایک نہایت عالیشان مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ تعمیر کے آخری مراحل تک تیس پینتیس ہزار پونڈ لاگت کا اندازہ ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس میں سے دس ہزار پونڈ کی رقم جماعت کی ایک مخلص خاتون محترمہ الحاجہ فاطمہ علی نے ادا کی ہے۔

حضور نے نماز ظہر و عصر اس مسجد میں پڑھائیں۔ پھر مسجد کے افتتاح کا یادگاری پتھر نصب فرمایا۔ بعدازاں حضور نے ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ اس تقریب کے دوران عقیدت و محبت کے شاندار نظارے دیکھنے میں آئے۔ شام سات بجے حضور واپس لیگوس روانہ ہو گئے۔

۱۳ر اپریل

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نائیجیریا کے سربراہِ مملکت جنرل یعقوب گوون سے ملاقات فرمائی جنرل موصوف نے اپنی رہائش گاہ پر حضور کا پُرتپاک استقبال کیا۔ ملاقات کے دوران سربراہِ مملکت نے جماعت احمدیہ کو ان شاندار خدمات کی بناء پر خراج تحسین پیش کیا جو وہ اخلاقی تعلیمی اور طبی امداد کے میدان میں سرانجام دے رہی ہے۔

بعدازاں حضور موٹر کار کے ذریعہ ابادان تشریف لے گئے جہاں احباب جماعت نے حضور کا نہایت گرمجوشی سے والہانہ استقبال کیا۔ ابادان میں حضور نے ماپوہال (MAPO HALL) میں شہر کے دانشوروں اور معززین سے ایک ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ اندازہ ہے کہ اس تقریب میں قریباً پانچ ہزار اہلِ علم حضرات نے شرکت کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اسی روز شام کو بخیریت واپس لیگوس تشریف لے آئے۔

۱۴، ۱۵ر اپریل

ان دو دنوں میں کانو جانے کا پروگرام تھا، لیکن موسم کی خرابی کی وجہ سے دورہ منسوخ کرنا پڑا۔ چنانچہ حضور نے لیگوس میں ہی قیام فرمایا اور انفرادی طور پر احباب جماعت کو شرفِ ملاقات عطا فرمایا۔

کانو سے مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد اور ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب خاص طور پر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ محترم شاد صاحب نے حضرت اقدس کی خدمت میں سو احباب کی طرف سے بیعت فارم پیش کئے جو اس بات کے منتظر تھے کہ کانو میں حضور کی تشریف آوری پر حضور کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کریں گے۔ حضور نے ان سب احباب کے لئے دُعا فرمائی۔

۱۶ر اپریل

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لیگوس میں جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا کے نمائندگانِ کرام کو شرفِ ملاقات بخشا ... اور ان سے جماعت کے تعلیمی اداروں اور طبی امداد

کے مراکز میں مزید وسعت پیدا کرنے سے متعلق تبادلۂ خیالات فرمایا۔

۱۷/اپریل ـــــــ

آج حضور نے لیگوس میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا جو بہت وسیع پیمانہ پر منعقد کی گئی۔ اس کانفرنس میں حضور نے خاص طور پر دو اہم امور یعنی شرفِ انسانی اور اقتصادی مسائل پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں امور کے بارہ میں اسلام کی بے مثال اور لازوال تعلیم کو وضاحت کے ساتھ پیش فرمایا۔

۱۸/اپریل ـــــــ

نائیجیریا کا دورہ نہایت کامیابی سے مکمل کرنے کے بعد آج حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لیگوس سے گیارہ بجے قبل دوپہر روانہ ہو کر اسی روز بعد دوپہر بخیر و عافیت غانا کے دارالحکومت اکرا پہنچ گئے۔ اکرا کے فضائی مستقر پر حضور کا شاندار اور والہانہ استقبال کیا گیا۔ دُور و نزدیک سے آئے ہوئے دس ہزار احمدی احباب کے جمِ غفیر نے حد درجہ محبت و اخلاص سے اپنے دل و جان سے عزیز آقا کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ حضور کا استقبال کرنیوالوں میں مملکتِ غانا کے بعض وزراء، اعلیٰ حکام و افسران، نامور اور ممتاز شخصیتیں اور معززینِ شہر کثیر تعداد میں موجود تھے۔ ریڈیو، ٹیلیویژن اور اخبارات کے نمائندے بھی آئے ہوئے تھے۔ ہر طرف خوشی و مسرت اور چہل پہل کا ایمان افروز نظارہ نظر آتا تھا۔ حضور کی آمد کے مناظر شام کے وقت ٹیلیویژن پر دکھائے گئے۔

۱۹/اپریل ـــــــ

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے غانا کے دارالحکومت اکرا میں جماعت کی طرف سے تعمیر کی جانے والی ایک عالیشان مسجد کا سنگِ بنیاد نصب فرمایا۔ سنگِ بنیاد رکھے جانے کی اس تقریب میں غانا کے ہزارہا مخلص احمدی احباب کے علاوہ مختلف ملکوں کے سفارتی نمائندوں، مملکتِ غانا کے وزیروں، حکومت کے اعلیٰ حکام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ یہ سنجیدہ اور پُر وقار تقریب بہت پُر اثر اور ایمان افروز تھی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلامی معاشرہ میں مساجد کے نہایت اہم کردار پر ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ تقریر کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کرتے ہوئے اپنے دستِ مبارک سے سنگِ بنیاد نصب فرمایا۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور بعض دیگر احباب نے بھی تبرک کے طور پر سنگِ بنیاد نصب کئے۔

۲۰/اپریل ـــــــ

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے غانا کے سربراہِ مملکت سے ملاقات فرمائی۔

اس کے بعد حضور اکرا سے اشانٹی ریجن کے صدر مقام کماسی تشریف لے گئے جہاں اس ریجن کی جماعتہائے احمدیہ کے مخلص و فدائی احباب نے جو بڑی کثرت کے ساتھ کماسی میں جمع تھے حضور کا پُر جوش استقبال کیا۔

۲۱؍اپریل ——

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انتہائی مصروف دن گزارا۔ صبح ساڑھے نو بجے حضور احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور نے معائنہ کے علاوہ اساتذہ اور طلباء سے خطاب بھی فرمایا۔ گیارہ بجے قبل دوپہر حضور نے احمدیہ مشن ہاؤس کماسی کی نئی عمارت کا افتتاح فرمایا۔ یہ دو منزلہ عالیشان عمارت ہزاروں پونڈ کے مصرف سے تیار ہوئی ہے۔ افتتاح کے موقع پر قریباً دس ہزار لوگ موجود تھے جن میں متعدد سربرآوردہ حضرات بھی شامل تھے۔

شام چھ بجے حضور سائنس اینڈ ٹیکنالوجی یونیورسٹی کماسی تشریف لے گئے جہاں حضور نے ملک کے دانشوروں اور اہلِ علم حضرات کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لائے اور اس کی معرفت حاصل کئے بغیر حصولِ علم کی جدوجہد خطرات سے خالی نہیں ہے۔ یونیورسٹی کونسل کے چیئرمین نے اجلاس کی صدارت کی۔

لجنہ اماء اللہ کماسی نے حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے اعزاز میں بہت وسیع پیمانہ پر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا جس میں تقریباً تین ہزار خواتین نے شرکت کی۔ حضرت سیدہ موصوفہ نے سب خواتین کو شرفِ مصافحہ عطا کیا اور دعاؤں سے نوازا۔

۲۲؍اپریل ——

آج صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع افرادِ قافلہ بذریعہ موٹر کار ٹیچی مان تشریف لے گئے جو کماسی سے جانبِ شمال ۷۴ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جب حضور کا قافلہ وہاں پہنچا تو شہر کے قریب ڈیڑھ میل لمبے راستہ پر ہزاروں افراد نے حضور کا نہایت پُرجوش اور والہانہ استقبال کیا۔ استقبال کرنے والوں میں جماعت کے مخلصین کے علاوہ علاقہ کے معززین بھی شامل تھے۔

ٹیچی مان پہنچنے کے بعد حضور نے سب سے پہلے وہاں پر نو تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اس کے بعد وہاں پر جماعت کے مشن ہاؤس کا سنگِ بنیاد نصب فرمایا۔ حضور نے اس موقع پر مختصر خطاب بھی فرمایا۔

اسی روز شام کو حضور واپس کماسی تشریف لے آئے اور ایک استقبالیہ تقریب میں شرکت فرمائی جو جماعت کماسی کی طرف سے وسیع پیمانہ پر منعقد کی گئی تھی۔ بعد ازاں حضور نے وا (۷۸) نامی مقام کے تین صد مخلصین جماعت کو شرفِ ملاقات بخشا جو اپنے آقا کی زیارت کے شوق میں پونے تین صد میل کا طویل فاصلہ طے کر کے کماسی آئے ہوئے تھے۔ حضور نے ان احباب سے عربی زبان میں مختصر خطاب بھی فرمایا۔

۲۳؍اپریل ——

رات کماسی میں قیام فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اکرا جانے کے لئے روانہ ہوئے اور شام کو بخیریت دارالحکومت اکرا پہنچ گئے۔

۲۴؍اپریل ——

آج جمعہ کا مبارک دن تھا۔ پروگرام کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بذریعہ موٹر کار سالٹ پانڈ تشریف لے گئے۔ سالٹ پانڈ اکرا سے ۷۵ میل کے فاصلہ

پر واقع ہے اور جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اس لحاظ سے خاص اہمیت کا حامل ہے کہ یہ شہر غانا میں جماعتِ احمدیہ کا سب سے پہلا مرکز تھا اور سب سے پہلے مبلغ اسلام حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیّر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۹۲۱ء میں اسی مقام پر وارد ہوئے تھے۔ سالٹ پانڈ پہنچنے پر ہزارہا احبابِ جماعت اور غیر از جماعت معززین نے حضور کا استقبال کیا۔ سالٹ پانڈ کی جامع مسجد میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ ادا فرمائی۔ نماز سے قبل حضور نے ایک لطیف خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے فرمایا کہ اب اسلام کی کامل فتح اور غلبہ کے دن قریب آ رہے ہیں۔ نماز جمعہ کے بعد حضور نے تمام حاضر احباب کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا۔ اسی روز شام کو سوا سات بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت واپس اکرا تشریف لے آئے۔ راستہ میں حضور کچھ وقت کے لئے گوموآ منگوی آزی نامی گاؤں میں ٹھہرے اور وہاں کی احمدیہ مسجد میں اپنے دستِ مبارک سے ایک یادگاری تختی نصب فرمائی۔

۲۵/ اپریل ــــــ

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے غانا کے دار الحکومت اکرا میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا جو ایمبیسیڈر ہوٹل میں منعقد ہوئی ملکی اور غیر ملکی پندرہ اخبارات کے نمائندگان نیز ریڈیو کے نمائندگان نے اس میں شرکت کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت بے تکلفی کے انداز میں انگریزی زبان میں نمائندگان کو بتایا کہ اسلام دنیا میں مساوات اور برابری کا پیغام لے کر آیا ہے اور آج اس زمانہ میں جماعتِ احمدیہ اس پیغام کی علمبردار ہے۔ کانفرنس کے دوران مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی۔ اسی دوران ایک اخباری نمائندے نے حضور سے سوال کیا کہ آپ کا ہم لوگوں کے نام پیغام کیا ہے۔ حضور نے فرمایا:-

Let humans
learn to love
humans.

یعنی میرا پیغام یہ ہے کہ
انسان کو چاہیئے کہ انسان سے
محبت کرنا سیکھے۔

پریس کانفرنس سے فارغ ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ غانا کی مجلس عاملہ کے اجلاس سے خطاب فرمایا۔ علاوہ اور امور کے اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعتی کاموں کو مستحکم بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے ایک مفصل سکیم کا ذکر فرمایا اور ایک نئے فنڈ کے قیام کا اعلان فرمایا جس کا نام

Nusrat Jehan
fund for the
New projects in
Ghana.

ہوگا۔ حضور کی تحریک پر مخلصینِ جماعت نے فوری طور

پر اس تحریک پر لبیک کہا اور مالی قربانی میں اسلامی روح مسابقت کا شاندار مظاہرہ کیا۔

۲۶ / اپریل ——

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اکرا میں قیام فرمایا۔ دوپہر سے قبل حضور نے قریباً ۱۰۰ خدام کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔ اشانٹی ریجن کی جماعت مکرم الحاج حسن عطا صاحب کی سرکردگی میں حضور کی خدمت

برِّ اعظم افریقہ کا مغربی حصہ

مغربی افریقہ کے وہ ممالک جن کا حضور نے دورہ فرمایا
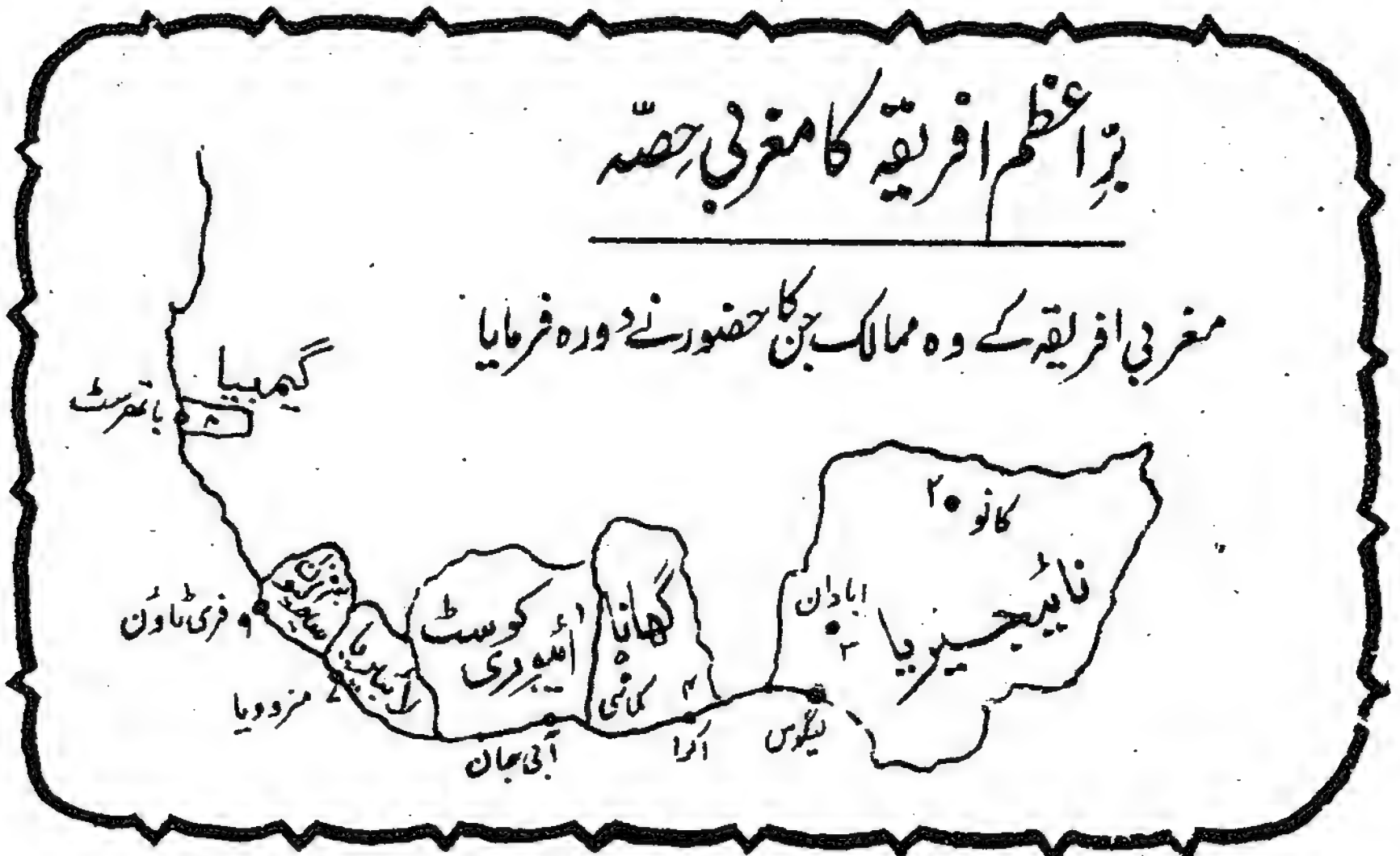
میں حاضر ہوئی اور حضور کے ساتھ فوٹو کھنچوایا۔ اسی دوران اشانٹی ریجن کی احمدی مستورات نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا سے ملاقات کی جو قریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔

پونے گیارہ بجے حضور نے الحاج محمد آرتھر صاحب کی فیکٹری کا معائنہ فرمایا جو شہر سے ۵½ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ بعد ازاں حضور اکرا کے مضافات میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔

شام کے وقت حضور نے اکرا کی جماعت احمدیہ کے ممبران کو شرف ملاقات عطا فرمایا اور دیر تک ان سے محبت بھری گفتگو فرماتے رہے۔ حضور نے مختلف احباب کے ساتھ تصاویر بھی کھنچوائیں۔

۲۷ / اپریل ——

غانا کا دورہ نہایت درجہ کامیابی کے ساتھ مکمل کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آج صبح غانا سے آئیوری کوسٹ جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ اکرا کے ہوائی اڈہ پر غانا کی جماعتہائے احمدیہ کے ہزاروں مخلص احباب نے محبت وعقیدت اور نہایت گرمجوشی کے ساتھ اپنے پیارے آقا کو رخصت کیا۔ اس وقت ان کے چہروں سے حضور کی جدائی کا غم صاف دکھائی دے رہا تھا۔ جماعت غانا کے ہزاروں

جماعت نے محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم کی سرکردگی میں بطور خاص حضور سے ایک بار پھر ملاقات فرمائی۔

اکرا (گھانا) سے روانہ ہو کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت آئیوری کوسٹ کے دارالحکومت آبی جان پہنچ گئے۔ آبی جان کے ایئرپورٹ پر محترم قریشی محمد افضل صاحب مبلغ انچارج اور بہت سے دیگر اکابرین جماعت کثیر تعداد میں محوِ انتظار تھے۔ احباب نے حضور کا بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا اور ننھے ننھے احمدی بچوں نے رنگ برنگے پھولوں کے گلدستے حضور کی خدمت میں پیش کئے۔

حضور نے ہوائی اڈہ پر پریس کے نمائندگان سے گفتگو فرمائی اور اپنے اس دورہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ بعد ازاں حضور ہوائی اڈہ کے بڑے ہال میں تشریف لے گئے اور احباب جماعت سے فرداً فرداً ملاقات فرمائی۔ احباب جماعت حضور کی آمد سے بیحد خوش نظر آتے تھے اور پُرجوش نعرے لگا رہے تھے۔

نماز مغرب کے بعد حضور نے مسجد احمدیہ میں احباب جماعت سے خطاب فرمایا جس میں انہیں قرآن مجید پڑھنے، اس کے مطابق عمل کرنے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام بھیجنے کی تلقین فرمائی۔

۲۸ اپریل

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آئیوری کوسٹ کے قائم مقام صدر جناب موسیو اوفے بوائنی کے لئے پاکستانی دستکاری کے نمونے کے طور پر ایک نقرئی رکابی اور Kettle Cosy تحفۃً ارسال فرمائی۔ ان سے ملاقات کا بھی پروگرام تھا لیکن وہ بعض غیر ملکی سربراہان مملکت کی آمد کی وجہ سے اس کے لئے وقت نہ نکال سکے۔

بعد دوپہر حضور نے اپنی قیامگاہ پر احباب جماعت سے ملاقات فرمائی۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد حضور نے مسجد احمدیہ میں احباب جماعت سے خطاب فرمایا جس میں انہیں تبلیغ اسلام کی اہمیت بتانے کے علاوہ اسکے نہایت مفید عملی طریق سے آگاہ فرمایا۔

۲۹ اپریل

صبح دس بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوٹل میں احمدیہ عربک سکول کے بچوں کیلئے ایک دعوت کا انتظام کیا گیا۔ حضور بچوں کی پیاری پیاری باتوں اور اُن کے دعائیہ اشعار سے بہت خوش ہوئے۔

بعد دوپہر حضور آئیوری کوسٹ سے لائبیریا کے لئے روانہ ہوئے۔ ایئرپورٹ پر حسب سابق احباب جماعت نے حضور کو بڑی محبت کے ساتھ الوداع کہا۔ ایک گھنٹہ اور پانچ منٹ کی پرواز کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت لائبیریا کے دارالحکومت منروویا کے ہوائی اڈہ رابرٹس فیلڈ پہنچ گئے۔ ہوائی اڈہ شہر سے اٹھارہ میل باہر ہے۔

رابرٹس فیلڈ کے ہوائی اڈہ پر متعدد احمدی احباب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ صدرِ مملکت کا نمائندہ صدرِ مملکت کی کار لیکر حضور کے استقبال کے لئے موجود تھا۔ ہوائی جہاز سے

باہر آنے پر سب سے پہلے مکرم امین اللہ خان صاحب سالکین مبلغ انچارج نے حضور سے ملاقات کی اور پھر دیگر عہدیداران جماعت نے ۔

ہوائی اڈہ پر ریڈیو، ٹیلیویژن اور اخبارات کے نمائندے کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے حضور نے مسلم گورنر فافانی کمار Fafani Kumar کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ "میرا پیغام وہی ہے جو اسلام کا پیغام ہے جس کا ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدیں الفاظ اعلان فرمایا کہ میں بھی تمہارے ہی جیسا انسان ہوں پس سب انسان پیدائش کے لحاظ سے بطور انسان برابر ہیں" حضور نے یہ اعلان بڑے پُر شوکت الفاظ میں فرمایا اور حاضرین پر اس کا خاص اثر ہوا ۔

ہوائی اڈہ پر استقبالیہ تقریب سے فارغ ہونے کے بعد حضور صدرِ مملکت کی کار میں جو انہوں نے خاص طور پر حضور کے لئے بھجوائی تھی سوار ہو کر ہوٹل ڈیوکار انٹر کانٹی نینٹل روانہ ہوئے حضور کاروں کے نہایت پُرشوکت جلوس میں سارے شہر میں سے گزر کر ہوٹل پہنچے جو ایک پُر فضا مقام پر واقع ہے ۔

اسی روز شام ساڑھے چھ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لائبیریا کے صدرِ مملکت مسٹر ٹب مین [illegible] سے ملاقات فرمائی ۔ یہ ملاقات نہایت دوستانہ ماحول میں ہوئی اور صدرِ مملکت نے کہا کہ یہ ہماری خوش بختی ہے کہ آج حضور ہمارے درمیان تشریف رکھتے ہیں ۔ حضور نے صدرِ مملکت کو پاکستانی صنعت کا ایک نمونہ بطور تحفہ پیش فرمایا ۔

رات آٹھ بجے جماعت احمدیہ لائبیریا کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر ایک عشائیہ ترتیب دیا گیا جس میں ملک کے سربرآوردہ حضرات، وزرائِ مملکت، سفراء اور فوجی افسران کے علاوہ صدرِ مملکت کے ذاتی نمائندہ نے بھی شرکت کی ۔ مستورات کی طرف سے حضرت بیگم صاحبہ کے اعزاز میں الگ دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا ۔

۳۰ / اپریل

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لائبیریا کے دارالحکومت منرو و یا میں بہت مصروف دن گزارا ۔ صبح سے لے کر گیارہ بجے تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ احباب سے انفرادی طور پر ملاقات فرماتے رہے ۔ جن لوگوں نے ملاقات کا شرف حاصل کیا ان میں لبنان کے سفیر بھی شامل تھے جن سے حضور نے عربی میں گفتگو فرمائی ۔

بعد دوپہر ساڑھے چار بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہوٹل کے کانفرنس روم میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا ۔ ایک درجن سے زائد نمائندگانِ پریس نے شرکت کی ۔ پریس کانفرنس کے معاً بعد حضور نے جماعت کے عہدیداران سے خطاب فرمایا اور جماعتی کاموں کے سلسلہ میں مفید ہدایات سے نوازا ۔

شام کو لائبیریا کے صدرِ مملکت مسٹر ٹب مین نے حضور کے اعزاز میں سٹیٹ ڈنر کا اہتمام کیا ۔ اس

عظیم الشان دعوت میں لائبیریا کے سربرآوردہ حضرات نے جن میں سفراء، اراکین حکومت، فوجی نمائندے اور حکومت کے وزیر شامل تھے بہت کثیر تعداد میں شرکت کی۔ صدرِ مملکت نے نہایت اعزاز واکرام کے ساتھ حضور کا استقبال کیا۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد مسٹر ٹب مین نے حضور کو خوش آمدید کہتے ہوئے فرمایا:۔

"آج ہماری کتنی خوش قسمتی ہے
کہ اس زمانے کے روحانی بادشاہ
ہمارے درمیان تشریف فرما ہیں۔
ان کی ہمارے ملک میں تشریف آوری
ہمارے لئے عزت کا باعث ہے۔
... آج کے مہمانِ خصوصی ایک عظیم
روحانی شخصیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ
ان کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ ہر
وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے بینائی
عطا فرمائی ہے دیکھ سکتا ہے کہ آپکو
قربِ الٰہی حاصل ہے۔ میں آپ کو
خوش آمدید کہتا ہوں اور آپ کے لئے
جامِ صحت تجویز کرتا ہوں۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جوابی تقریر میں صدرِ مملکت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے نہایت لطیف انداز میں اس دنیا کے خالق و مالک واحد و یگانہ خدا کی طرف جھکنے اور اسی سے دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

یکم مئی ——

پروگرام کے مطابق آج دوپہر لائبیریا سے گیمبیا کے لئے روانگی تھی۔ صبح حضور نے اپنی قیامگاہ پر چند احباب سے ملاقات فرمائی اس کے بعد دو بجے بعد دوپہر لائبیریا سے گیمبیا کے لئے روانہ ہو گئے اور اسی روز شام کو پانچ بجکر چھ منٹ پر بخیریت گیمبیا کے دارالحکومت باتھرسٹ پہنچ گئے۔

گیمبیا میں ہوائی اڈہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہایت شاندار اور پُرتپاک استقبال کیا گیا۔ محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل مبلغ انچارج۔ محترم الحاج سنگھاٹے صاحب سابق گورنر جنرل گیمبیا اور متعدد احباب نے حضور کے استقبال کی سعادت حاصل کی۔ ایئر پورٹ پر موجود احباب اور مستورات نے پُرجوش نعرے لگائے۔ حضور نے تمام حاضر مردوں سے مصافحہ فرمایا۔ اس کے بعد ہوائی اڈہ پر ہی ایک اخباری نمائندہ کو مختصراً انٹرویو دیا۔

گیمبیا میں ورود کے بعد حضور نے ازراہِ شفقت ایک روز سر الحاج سنگھاٹے صاحب کے مکان پر قیام فرمایا۔

۲ مئی ——

آج صبح ساڑھے نو بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گیمبیا کے صدرِ مملکت سر داؤد کے جوارا سے ملاقات فرمائی۔ ملاقات نہایت دوستانہ ماحول میں اور بے تکلفی سے ہوئی۔ حضور نے اس ملاقات کے دوران ایک بار پھر اس امر کی وضاحت فرمائی کہ جماعت

احمدیہ بنی نوع انسان کی حقیقی خادم ہے اور ہمارا مقصد عوام کی خدمت کرنا ہے اور ہم انشاء اللہ خدمت کے اسی بے لوث جذبہ سے سرشار ہو کر عوام کی خدمت کریں گے۔ ہماری اس میں کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔ حضور نے صدرِ مملکت کی خدمت میں قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا جو انہوں نے کھڑے ہو کر بڑے احترام سے وصول کیا۔ قرآن مجید کا یہ تحفہ انگریزی ترجمہ اور تفسیری نوٹس پر مشتمل تھا جو حال ہی میں وکالت تبشیر کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ یہ انگریزی تفسیر کا پہلا نسخہ تھا جو سارے برّاعظم افریقہ میں کسی کو پیش کیا گیا۔

اسی روز شام کو جناب سر الحاج سنگھاٹے صاحب سابق گورنر جنرل گیمبیا نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر ایک دعوتِ استقبالیہ کا اہتمام کیا جس میں علاوہ دیگر احباب کے گیمبیا کے صدرِ مملکت سر داؤدا کے جوارا نے بھی شرکت کی۔ یہ دعوت اٹلانٹک ہوٹل میں منعقد ہوئی جہاں حضور نے قیام فرمایا۔ مستورات کے لئے پردہ میں علیحدہ ضیافت کا انتظام تھا جس میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے شرکت کی۔

شام کے کھانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے چند احباب کی ایک خصوصی میٹنگ بلائی جس میں گیمبیا میں اشاعتِ اسلام کے علاوہ بنی نوع انسان کی خدمت کے پروگرام کو وسیع تر کرنے کے بارہ میں مفید تجاویز پر غور کیا گیا۔

۲۳ رمئی ــــــــ

آج صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باتھرسٹ میں گورنمنٹ سیکنڈری سکول کے اساتذہ و طلباء سے خطاب فرمایا۔ اپنے اس خطاب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپؑ کے کارہائے نمایاں کا مختصر ذکر کرنے کے بعد حاضرین کو اس عظیم الشان انقلاب کی طرف توجہ دلائی جو بہت جلد دُنیا میں رونما ہونے والا ہے۔ آپ نے نہایت یقین اور وثوق کے ساتھ فرمایا کہ:-

"تھوڑے عرصہ میں آپ ایک
عظیم انقلاب دیکھیں گے۔"

اس نہایت پُراثر خطاب کے بعد حضور نے سب حاضرین سے مصافحہ فرمایا۔ حاضرین میں گیمبیا کے علاوہ پڑوسی ملک سینیگال سے آئے ہوئے بھی متعدد اصحاب شامل تھے۔

شام کے وقت حضور نے باتھرسٹ کے نواحی علاقہ میں بنونکا کنڈا مقام پر مجوزہ پہلے احمدیہ نصرت سیکنڈری سکول کا سنگِ بنیاد رکھا۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور سر الحاج سنگھاٹے صاحب نے بھی حضور کے بعد بنیاد میں اینٹیں نصب کیں۔ اس کے بعد حضور نے اجتماعی دُعا کروائی اور پھر فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تین سال کے بعد میں پھر یہاں آؤں گا اور دوسرے احمدیہ سکول کا افتتاح کروں گا جو میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس عرصہ میں تیار کر چکے ہوں گے۔

سنگِ بنیاد کی تقریب کے بعد قیامگاہ واپس تشریف لاتے ہوئے حضور کچھ دیر کے لئے محترم سنگھاٹے صاحب کے باغ میں تشریف لے گئے۔

آج رات اٹلانٹک ہوٹل میں جماعتِ گیمبیا کی طرف سے حضور کے اعزاز میں عشائیہ ترتیب دیا گیا۔

۴ رمئی ——

آج صبح حضور کچھ دیر کے لئے باتھرسٹ کے مضافات میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ شام کو حضور نے محترم سنگھاٹے صاحب کے مکان پر تشریف لیجا کر چائے نوش فرمائی۔ بعد ازاں حضور احمدیہ مشن ہاؤس تشریف لائے اور سب احباب کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا۔ رات کو حضور نے گیمبیا کے دو وزیروں کو کھانے پر مدعو فرمایا۔ حضور نے گیمبیا کے رہنے والے دو نوجوانوں کے لئے پیشکش کی جو پاکستان جا کر طب کی اعلیٰ تعلیم حاصل کریں اور اگر پاکستان میں قانون کے مطابق ان کو داخلہ مل جائے تو مہمان سکالرز کے طور پر ان کا پاکستان میں خرچ ہم برداشت کریں گے۔

۵ رمئی ——

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ گیمبیا سے سیرالیون جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ سیرالیون مغربی افریقہ کا وہ چھٹا اور آخری ملک ہے جس کی سرزمین کو حضور کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا ہے۔ گیمبیا میں احبابِ جماعت نے نہایت محبت کے ساتھ اپنے پیارے امام کو رخصت کیا۔

گیمبیا سے روانہ ہو کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ قریباً ایک بجے دوپہر فری ٹاؤن (سیرالیون) کے ہوائی اڈہ لنگی ایرپورٹ پر بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ جونہی حضور کا جہاز سیرالیون کی سرزمین پر اُترا ہوائی اڈہ کے باہر کھڑے ہوئے ہزاروں احمدی احباب نے پُرجوش نعرے لگا کر اور ہاتھ ہلا ہلا کر اپنے آقا کا نہایت پُرتپاک اور شاندار استقبال کیا۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج کے علاوہ دیگر مبلغین کرام، عہدیداران جماعت، احمدیہ سکولوں کے اساتذہ اور احبابِ جماعت ہوائی اڈہ پر موجود تھے۔ وزیر اعظم سیرالیون کی طرف سے نائب وزیر دفاع سرکاری نمائندہ کے طور پر حضور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔

ہوائی اڈہ کی تقریبات سے فارغ ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سٹیٹ گیسٹ ہاؤس جانے کے لئے روانہ ہوئے جسے اب لاج Hagadala کہتے ہیں۔ لنگی ایرپورٹ پر جہاز کے اُترنے سے لے کر Hagadala تک پہنچنے میں قریباً دو گھنٹے صرف ہوئے ریڈیو سیرالیون نے اس سارے سفر کا آنکھوں دیکھا حال نشر کیا اور رات کو ٹیلیویژن پر بھی اس استقبال کے ایمان افروز مناظر دکھائے گئے۔

قیام گاہ پر پہنچنے کے بعد باوجود شدید سر درد کی شکایت کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت ان احباب سے ملاقات فرمائی جو فرطِ محبت و شوق کی وجہ سے قیامگاہ پر جمع ہو گئے تھے۔

اسی روز شام کو حضور نے لاج کی زیریں منزل میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ اس میں پریس، ریڈیو اور ٹیلیویژن اور نیوز ایجنسیوں کے نمائندگان شامل ہوئے۔ حضور نے اپنے اِس دَورہ کا مقصد یہ بیان فرمایا کہ اہلِ افریقہ سے ملاقات کے علاوہ مختلف ممالک کے سربراہوں سے اِس بارہ میں مشورہ کرنا ہے کہ جماعت احمدیہ ان ممالک کے باشندوں کی کس رنگ میں بہتر خدمت کر سکتی ہے۔ یہ پریس کانفرنس بہت کامیاب رہی اور حضور کی موثر گفتگو کا نمائندگان پر بہت اچھا اثر ہوا۔

پریس کانفرنس کے بعد ریڈیو سیرالیون کے نمائندہ خصوصی نے الگ طور پر بھی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ سے انٹرویو لیا۔ ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت دُنیا کے تقریباً ہر ملک میں قائم ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ ہماری جماعت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔

۶ر مئی ——

آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیرالیون کے قائم مقام گورنر جنرل ہز ایکسی لنسی بن جا تی جان سی (Banja Tejan Sie) سے ملاقات فرمائی۔ سٹیٹ ہاؤس میں جناب گورنر جنرل صاحب موصوف نے آگے بڑھ کر حضور کا پُرتپاک خیر مقدم کیا اور کہا کہ :-

"It is a blessing your comming here."

کہ آپ کی سیرالیون میں تشریف آوری ہمارے لئے رحمت کا ایک نشان ہے۔"

اس ملاقات کے دوران نہایت دوستانہ ماحول میں گفتگو ہوتی رہی۔ ایک سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے اقتصادی نظام کے بعض پہلو بڑی وضاحت سے بیان فرمائے اور اس بات کو ثابت کیا کہ اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے سے ہی دنیا کے اقتصادی اور معاشی مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے۔ حضور کے اس بیان کو سُنکر گورنر جنرل صاحب نے کہا :-

"It is a nice expose of the Islamic stand-point."

کہ یہ اسلامی نقطۂ نگاہ کی بہت اچھی تشریح ہے۔"

حضور نے رخصت ہونے سے پہلے گورنر جنرل صاحب کی خدمت میں پاکستانی گھریلو صنعت کا ایک خوبصورت نمونہ بطور تحفہ پیش کیا۔

بعد ازاں حضور نے سیرالیون کے وزیراعظم ڈاکٹر سیاکا پی سٹیونز Dr. Siaka P. Stevens

سے بھی ملاقات فرمائی۔ وزیراعظم موصوف نے اس ملاقات کے دوران اس امر کا اعتراف کیا کہ جماعتِ احمدیہ سیرالیون کے لئے بہت قابلِ تعریف کام کر رہی ہے۔

دوپہر کو جب حضور اپنی قیامگاہ پر واپس تشریف لائے تو سید محمد ابراہیم صاحب (لبنانی) نے اپنی ایک نظم سنائی جو انہوں نے حضور کی سیرالیون میں آمد کے موقع پر کہی تھی۔

شام کو حضور نے جماعت کی طرف سے دی گئی ایک دعوتِ استقبالیہ میں شرکت کی۔ دعوت میں مملکتِ سیرالیون کے وزراء، پیراماؤنٹ چیفس، ممبرانِ پارلیمنٹ، ائمۂ مساجد، یونیورسٹی کے پروفیسر صاحبان اور دیگر اعلیٰ افسران نے بہت کثیر تعداد میں شرکت کی۔ فرانس، لبنان، نائیجیریا اور گیمبیا کے سفراء بھی اس موقع پر موجود تھے۔ دعوت سے قبل جملہ حاضرین کا حضور سے فرداً فرداً تعارف کروایا گیا۔ حضور نے سب سے حسبِ حال گفتگو فرمائی۔

رات کو قیامگاہ پر واپس تشریف لاکر حضور کافی دیر اپنے خدام کے درمیان تشریف فرما رہے اور ان کو بعض ایمان افروز واقعات سنا کر شاد کام فرمایا۔

۷ر مئی

آج صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن کا معائنہ فرمایا۔ جب حضور کی کار جس پر لوائے احمدیت لہرا رہا سکول کے خوبصورت احاطہ میں داخل ہوئی تو سکول کے اساتذہ اور طلباء نے حضور کا بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا۔ استقبالیہ ایڈریس میں سکول کے پرنسپل محمد نذیر احمد صاحب نے حضور کی تشریف آوری کو ایک تاریخی واقعہ قرار دیا جسے آئندہ نسلیں فخر سے یاد کیا کریں گی۔ بعدازاں حضور نے سکول کے اساتذہ اور طلباء سے محبت وشفقت سے لبریز ایک شاندار خطاب فرمایا۔ حضور نے نہایت سادہ اور دلنشیں انداز میں اس حقیقت کو بیان فرمایا کہ صحیح معنوں میں شرفِ انسانی کا قیام صرف اسلام نے فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں حضور نے اسلامی مساوات کی بھی وضاحت فرمائی اور اہلِ افریقہ کو یہ نوید سنائی کہ وہ وقت آنے والا ہے جب آپ کو عزت کے ساتھ برابری کے مقام پر فائز کیا جائے گا۔ حضور نے فرمایا "میرا پیغام امید کا پیغام ہے اُٹھو اور دلوں میں علم وایمان کی شمعیں روشن کردو۔"

حضور نے اس موقع پر اس سکول کے طلبہ کے لئے اپنی طرف سے ایک وظیفہ اور گولڈ میڈل جاری کرنے کا بھی اعلان فرمایا۔ اس تقریب کے بعد سکول کے ۲۵ طلباء نے حضور کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کا شرف

حاصل کیا۔

رات کو سیرالیون کے قائم مقام گورنر جنرل صاحب نے حضور کے اعزاز میں سٹیٹ ڈنر (سرکاری عشائیہ) دیا جس میں جماعت کے سرکردہ احباب کے علاوہ بہت سے اعلیٰ سرکاری افسران نے بھی شرکت کی۔

۸ رمئی ——

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لیسٹر (Leister) میں مسجد نذیر احمد علی کا افتتاح فرمایا اور نماز جمعہ سے قبل ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا جس میں حاضرین کو اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے اور اس کا مورد بننے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے مساجد کی اہمیت اور برکات کی بھی وضاحت فرمائی۔

شام کو سیرالیون مسلم کانگریس نے حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر ایک استقبالیہ تقریب منعقد کی جس میں سرکاری افسران کے علاوہ معززینِ شہر کثیر تعداد میں شریک ہوئے اس موقع پر حضور ایدہ اللہ نے ایک نہایت مؤثر اور دلوں کو گرما دینے والی تقریر ارشاد فرمائی جس میں احمدیت کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے اتباعِ سنتِ نبویؐ کی برکات کو بہت بصیرت افروز پیرایہ میں بیان فرمایا۔ ریڈیو سیرالیون نے خطبہ جمعہ اور اس استقبالیہ کی خبروں کو خاص اہتمام سے نمایاں طور پر نشر کیا۔

۹ رمئی ——

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فری ٹاؤن سے سیرالیون کے ایک دوسرے اہم شہر بو میں تشریف لائے۔ حضور نے یہ سفر بذریعہ موٹر کار فرمایا۔ راستہ میں کئی مقامات پر احمدی احباب نے حضور کا استقبال کیا اور بو میں تو یہ نظارہ نظر آتا تھا کہ گویا سارا شہر حضور کے استقبال کے لئے چشم براہ ہے۔ ہزارہا احباب شہر سے باہر حضور کے انتظار میں دو رویہ قطاروں میں کھڑے تھے۔ شمالی، جنوبی اور مشرقی صوبوں کی احمدی جماعتوں کے احباب بھی سپیشل بسوں میں دیوانہ وار بو کھنچے چلے آئے تھے۔ ان ہزارہا عشاق نے اپنے دل و جان سے پیارے آقا کا نہایت گرمجوشی اور وارفتگی کے ساتھ شاندار استقبال کیا اور اپنے جذباتِ محبت کا اظہار کیا۔

۱۰ رمئی ——

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بو میں بہت مصروف دن گزارا۔ صبح حضور نے بو کی مرکزی مسجد کا اپنے دستِ مبارک سے سنگِ بنیاد نصب فرمایا اور اس موقع پر مساجد کی اہمیت اور اسلامی معاشرہ میں ان کے انقلاب انگیز اثرات پر ایک ایمان افروز تقریر ارشاد فرمائی۔ خاص طور پر یہ امر بیان فرمایا کہ مساجد اسلامی مساوات کی آئینہ دار ہوتی ہیں۔ بعد ازاں

حضور نے بوؔ کے احمدیہ مشن ہاؤس اور احمدیہ چھاپہ خانہ کا معائنہ فرمایا۔

جماعت احمدیہ بوؔ نے ٹاؤن ہال میں حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر ایک استقبالیہ تقریب منعقد کی جس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے سرکردہ اصحاب کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔

۱۱ر مئی ــــــ

آج حضرت اقدس نے احمدیہ سیکنڈری سکول بوؔ کا معائنہ فرمایا۔ بوآجے بو اور جوررو کے احمدیہ سکولوں کے طلباء بہت بڑی تعداد میں اور خاص ترتیب کے ساتھ اس موقع پر موجود تھے۔ حضور نے سکول کی لائبریری اور سائنس لیبارٹری کا معائنہ فرمانے کے بعد طلبہ تقسیم انعامات کی صدارت فرمائی۔ انعامات تقسیم فرمانے کے بعد حضور نے اساتذہ و طلباء سے خطاب بھی فرمایا۔

آج حضور نے بوؔ میں احمدیت کے جانباز مجاہد حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی رضی اللہ عنہ کے مزار پر تشریف لے جا کر ان کے لئے دعا فرمائی۔

بوؔ کے ریذیڈنٹ منسٹر پرنس ولیمز نے آج حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

۱۲ر مئی ــــــ

بوؔ کا دورہ کامیابی کے ساتھ مکمل کرنے کے بعد حضور واپس فری ٹاؤن تشریف لے آئے اور آج حضور نے سیرالیون کے قائم مقام گورنر جنرل صاحب کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر ضیافت کا اہتمام فرمایا جس میں گورنر موصوف کے علاوہ وزراء مملکت، سفارتی نمائندوں، نامور مسلم علماء، کلیسیائے سیرالیون کے اکابرین اور دیگر معززین نے شرکت کی۔ خواتین کے لئے الگ ضیافت کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں حضرت بیگم صاحبہ نے مہمان خواتین سے ملاقات فرمائی۔

۱۳ر مئی ــــــ

براعظم افریقہ کے باشندوں کو اسلام کے حیات بخش پیغام سے آگاہ کرنے، اسلام کے کامل غلبہ کی بشارت دینے، احباب جماعت سے ملاقات کرنے، اہلِ افریقہ کو اپنے ارشادات سے نوازنے اور سربراہانِ مملکت سے تبادلۂ خیالات کرنے کے علاوہ بے شمار اہم دینی اور جماعتی مصروفیات کے نہایت مصروف پروگرام کو انتہائی کامیابی اور کامرانی کے ساتھ مکمل کرنے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ آج دوپہر بخیر و عافیت سیرالیون سے ایمسٹرڈم (ہالینڈ) روانہ ہو گئے۔ سیرالیون میں حضور کو نہایت محبت اور گرمجوشی کے ساتھ الوداع کہا گیا اور ایمسٹرڈم کے ہوائی اڈہ پر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور یورپ کے مبلغین اسلام نے حضور کا پُرتپاک استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔

خدا کرے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ تاریخی دورہ افریقہ کے عظیم روحانی انقلاب کا سنگِ میل ثابت ہو اور اس دورہ کے نتیجہ میں جو نیک اور پاک تبدیلی رونما ہوئی ہے اللہ تعالیٰ اس کے اثرات کو وسیع سے وسیع تر کرتے ہوئے اہلِ افریقہ کے دلوں کو اسلام اور احمدیت کی طرف موڑ دے تاکہ سیدنا بلالؓ کی یہ قوم بہت جلد اسلام کے عافیت بخش سایہ میں آکر اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو کر ہر دکھ اور درد سے نجات پا جائے اور اپنی تخلیق کے مقصد کو پورا کرے۔ آمین

کامیاب مراجعت

مغربی افریقہ کا دورہ کامیابی کے ساتھ مکمل کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہالینڈ سے ہوتے ہوئے انگلستان تشریف لے گئے۔ وہاں بھی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات جاری رہیں۔ چند روز کے لئے حضور اشاعت اسلام کی سکیم کی توسیع کے لئے سپین تشریف لے گئے۔ بعد ازاں ۷ رجون کو لندن سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی تشریف لائے اور اگلے روز ۸ رجون کو کراچی سے لاہور اور پھر لاہور سے بذریعہ موٹر کار دوپہر پونے دو بجے کے قریب ربوہ تشریف لے آئے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اہلِ ربوہ نے جو حضور کی ۶۶ دن کی طویل جدائی کی وجہ سے ہمہ وقت محوِ انتظار تھے نہایت محبت و اخلاص اور فدائیت کے جذبات کے ساتھ اپنے پیارے آقا کا نہایت پُرتپاک استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔

ربوہ کے علاوہ پاکستان کی متعدد جماعتوں سے آئے ہوئے سینکڑوں مخلصین نے بھی استقبال میں شمولیت کی۔

صبح ہی سے حضور کی آمد کا انتظار شروع ہو گیا تھا۔ جس راستہ سے حضور کی کار نے گزرنا تھا اس کو آرائشی دروازوں اور جھنڈیوں کے ساتھ دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ جونہی حضور کی کار ربوہ پہنچی ساری فضا پُرجوش نعروں سے گونج اُٹھی اور ہزارہا مخلصین جماعت نے جو باوجود شدید گرمی کے سڑک کے ارد گرد قطاروں میں کھڑے تھے حضور کی زیارت کی اور کامیاب دورۂ مغربی افریقہ پر دلی مبارکباد پیش کی حضور کی آمد کے ساتھ ہر طرف خوشی و مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا چمن میں پھر سے بہار آگئی ہے۔

حضور کی آمد کے بعد دو راتوں تک ربوہ کی تمام بڑی بڑی عمارتوں اور گھروں پر بہت کثرت اور خوبصورتی کے ساتھ چراغاں کیا گیا جو اپنی مثال آپ تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ تاریخ ساز دورہ ہر لحاظ سے نہایت ہی کامیاب اور بے شمار افضال و انوار کا موجب ثابت ہوا ہے۔ خدا کرے کہ اس دورہ کے عظیم الشان نتائج جلد پیدا کرے اور مغربی افریقہ کے تمام باشندے حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں۔ اللہم آمین۔

محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

حاصل مطالعہ

(۱) صوفیہ عظام عدالت کے کٹہرے میں

فقیہان شہر کی طرف سے عشاق بارگاہ الوہیت پر کیا کیا الزامات عائد کئے گئے؟ اور انہیں کس طرح نظام اسلامی کا باغی ثابت کرنے کی کوششیں کی گئیں اس کی ایک عبرتناک مثال ملاحظہ ہو۔ ڈاکٹر علی حسن عبدالقادر صدر شعبہ دینیات الازہر یونیورسٹی مصر اپنی کتاب ... بغداد" میں لکھتے ہیں:۔

... سے مورخین نے بغداد کے مدرسہ تصوف کی داستان مظالم بیان کی ہے۔ کہتے ہیں کہ غلام الخلیل نامی ایک شخص نے خلیفہ الموفق کے دربار میں صوفیہ کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔ .... صوفیہ کو عدالت میں ... گیا۔ ان پر الزام یہ تھا کہ یہ لوگ عشق الٰہی کے مسئلہ پر بحث و مباحثہ کیا کرتے ہیں حالانکہ غلام الخلیل کے عقیدے کے مطابق خدا اور بندے کے درمیان کسی قسم کا عشق ممکن نہیں۔"

(ترجمہ ... ناشر مکتبہ جدید لاہور)

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

(۲) امیر جماعت اسلامی کا فتویٰ جلوسوں، نعروں اور مظاہروں کے متعلق

جناب مودودی صاحب نے ۲۵ اگست ۱۹۴۱ء کو "امیر جماعت اسلامی" کے "منصب" پر فائز ہونے کے معاً بعد اپنے رفقاء کو جو اوّلین ہدایات دی ان میں ایک اہم ہدایت یہ بھی تھی کہ:۔

"تحریک اسلامی اپنا ایک خاص مزاج رکھتی ہے اور اس کا ایک مخصوص طریق کار ہے جس کے ساتھ دوسری تحریکوں کے طریقے کسی طرح جوڑ نہیں ... اب تک مختلف تو... ہیں اور جن کی ... کے طریقوں سے مانوس رہی ہیں انہیں اس جماعت میں آکر اپنے آپ کو بہت کچھ بدلنا ہوگا۔ جلسے اور جلوس، جھنڈے اور نعرے، یونیفارم اور

مظاہرے، ریزولیوشن اور ایڈریس، بے لگام تقریریں اور گرما گرم تحریریں اور اس نوعیت کی تمام چیزیں اُن تحریکوں کی جان ہیں مگر اس تحریک کے لئے سمِ قاتل ہیں۔"

(روداد جماعت اسلامی حصہ اول صفحہ ۲۷، ۲۸)

(۳) اشتراکی اصولوں کی اشاعت "جہاد" ہے

جناب مودودی صاحب اشتراکیت کے اصولوں کی اشاعت کو جہاد قرار دیتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:-

"آپ کے سامنے اشتراکیت کی مثال موجود ہے۔ وہ ایک عالمگیر طاقت صرف اسلئے بنتی چلی گئی کہ اشتراکی لوگ اشتراکیوں کے مفاد کے لئے نہیں بلکہ اشتراکیت کے اصول کے لئے جہاد کرتے رہے۔ آج اگر وہ اشتراکیت کے لئے جہاد کرنا چھوڑ دیں اور انہیں صرف اشتراکیوں کے مفاد کی فکر لگ جائے تو آپ دیکھیں گے کہ اشتراکیت کی عالمگیری ختم ہو جائے۔"

(سیاسی کشمکش حصہ سوم طبع ہفتم صفحہ ۲۵)

اگر اشتراکیت کے اصولوں کی اشاعت جہاد ہے تو ہر اشتراکی "مجاہد" اور کارل مارکس، فریڈرک اینجلز، لینن، سٹالن اور خروشچیف وغیرہ اشتراکی لیڈر یقیناً "مجاہد اعظم" ہیں۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۴) ایک پُرجلال پیشگوئی

حضرت سیدنا المصلح الموعودؓ نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۱ء کے موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"ایک بڑا دشمن تمہارے سمجھانے کیلئے خدا نے رکھا ہوا ہے مگر اس کی بھی باری آ جائے گی اور اس کا انجام ایسا عبرتناک ہوگا کہ مسیح موعود کے ماننے والے اسے بطور مثال کے پیش کیا کریں گے۔"

(ہستی باریتعالیٰ صفحہ ۵۶ لیکچر ۱۹۲۱ء)

؎ جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ مَیں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

(۵) قرآن مجید میں امام مہدی کا ذکر

جولائی ۱۹۱۵ء کا ذکر ہے کہ جنوبی وزیرستان کے ایک نائب تحصیلدار سید جلال گیلانی نے جناب مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کی خدمت میں لکھا کہ احادیث سے امام مہدی کا ظہور ثابت ہے۔ اگر یہ امر واقعی جزو ایمان ہے تو قرآن مجید میں اس کا تذکرہ بھی ضرور ہونا چاہیئے۔" کیونکہ الیوم اکملت لکم دینکم تو تب ہی ہو سکتا ہے کہ ایسا ضروری امر متنازع اور شک میں نہ رہے۔"

جناب مولوی صاحب نے اپنے اخبار اہلحدیث
میں اس کا جواب یہ دیا کہ :-
"آپ چونکہ مجسٹریٹ ہیں اسلئے
آپ کو قانونی اصطلاح کی طرف
توجہ دلاتا ہوں ۔ ایکٹ اور قانون
میں جو نسبت ہے یہ آپ کے خیال
میں موافقت کی ہے یا مخالفت کی
دوسری صورت تو آپ نہیں کہیں گے
ورنہ قانون کو ردّ کرنا پڑے گا ۔
ایکٹ ایک مجمل بیان ہوتا ہے قانون
اس پر مبنی مگر حرف بحرف آپس میں
ایک نہیں ہوتے ۔ اسی طرح قرآن
اور حدیث میں مطابقت ماننے
سے سوال حل ہو سکتا ہے یہی مذہب
تھا امام شافعی کا (ملاحظہ ہو اتقان)
اس اصول سے امام مہدی کا سوال
یوں حل ہو سکتا ہے کہ قرآن مجید میں
اس کا ذکر مجمل بہت اجمال سے یوں
آیا ہے کہ والسابقون السابقون
اولٰئک المقربون فی جنّٰت
النعیم ثلّۃٌ من الاولین
وقلیلٌ من الآخرین ۔
ترجمہ :- نیک کاموں میں بڑھنے والے
خدا کی رحمت کی طرف بڑھیں گے ۔
وہی خدا کے مقرب ہوں گے نعمتوں
کے باغوں میں ۔ ایسے لوگ پہلے طبقے
سے بہت اور پچھلے سے کم ہوں گے ۔
اس آیت میں بتلایا ہے کہ پچھلے
لوگوں میں بھی بعض لوگ پہلے لوگوں
کے مشابہ ہوں گے ۔ اس مضمون کی
تفسیر حدیث میں یوں آئی ہے کہ
اُس (پچھلے) زمانہ میں ایسے امام
پیدا ہوں گے جن کے اثر صحبت
سے لوگ ہدایت پائیں ۔ رہا یہ کہ
امام مہدی کا ماننا جزوِ ایمان ہوگا
یا نہیں ۔۔۔۔ قرآن نے اپنے مذاق
کے مطابق اس کا مختصر ذکر یوں
فرمایا ہے کونوا مع الصادقین
یعنی اے مسلمانو! صادقین کا ساتھ
دیا کرو اور ساتھ ہوا کرو ۔ پس
جس شخص کو ہم دین کی کوشش
میں صادق پائیں ہمارا فرض
ہے کہ اس کا ساتھ دیں ۔ اسی
کلیہ میں امام مہدی کی اطاعت
اور اعتقاد بھی شامل ہے "
(فتاویٰ ثنائیہ حصہ دوم صفحہ ۲۷۷-۲۷۸
ناشر مکتبہ اشاعت دینیات مومن پورہ بمبئی ۱۱)

(۶) بریلویوں کا اپنے پیغمبر کے ساتھ شرمناک سلوک

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ :-

"لقیت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ومعی وصیف
بربری فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان قوم
ھذا اتاھم نبیٌ قبلی
فذبحوہ وطبخوہ واکلوہ
و شربوا مرقہٗ"

(کنز العمال جلد ۷ ص۱۲۵)

یعنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں ایک بربری شخص
کے ساتھ حاضر ہوا۔ حضور علیہ السلام
نے فرمایا کہ اس (بربری کی) قوم
میں مجھ سے قبل ایک نبی آیا جسے
ان لوگوں نے ذبح کر کے پکایا۔
بعد ازاں اس کی بوٹیاں کھائیں۔
اور اس کا شوربہ پی لیا۔

اگرچہ مخالفین انبیاء کی پوری تاریخ ظلم وستم کے وحشیانہ مظالم سے رنگین ہے مگر بربریت اور درندگی کا یہ سانحہ تو ایسا درد انگیز ہے کہ اگر آج بھی اس کا تصور کیا جائے تو انسانی روح کانپ اٹھتی اور آنکھوں سے آنسو روتی ہے۔

(۷) حضرت خاتم الانبیاء کی "مشرکانہ تعریف" کرنے کا ناپاک الزام

علمائے زمانہ کی روش بھی عجیب اور ناقابل فہم ہے وہ دوسروں کو تو یہ یاد دلاتے ہیں کہ بانی جماعت احمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں معاذ اللہ گستاخی کی ہے مگر ان کا اپنا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے آنحضرتؐ کی ایسی تعریف کی ہے جو شرک و غلو کی آخری حدوں تک پہنچی ہوئی ہے۔ چنانچہ جناب مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری "علم کلام مرزا" ص۶۴ پر لکھتے ہیں:-

"مرزا صاحب کے کلام میں خدائے احد
اور حضرت احمدؐ میں فرق نہیں بلکہ در اصل
دونوں ایک ہیں۔ چنانچہ آپ کا شعر ہے ؎
شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم
(توضیح مرام ص۱۱)
(ترجمہ) حضرت احمدؐ کی شان خدا کے سوا
کون جانتا ہے وہ ایسے ہیں کہ اپنی ذات
سے جدا ہوئے ہیں درمیان میں میم آگئی ہے۔
یعنی احمد در اصل احد ہے۔ احد سے جدا
ہوا تو درمیان میں میم آگئی۔۔۔۔ ناظرین
اس مشرکانہ تعلیم پر کہا جاتا ہے کہ مرزا
صاحب نے جو توحید سکھائی ہے وہ پہلے
نبیوں سے بڑھ کر ہے۔"

سنہ ۱۸۹۱ء میں اہلحدیثوں کے اس اعتراض کے جواب میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا کہ:-

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے مظہر اتم ہیں اسلئے جس طرح اللہ تعالیٰ خالق ہونے کے اعتبار سے احد ہے اسی طرح رسول کریمؐ اسکا مظہر اتم ہونے کے باعث تمام مخلوقات میں احد ہیں۔" (بدر ۲۱ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء)

تاثیرات دُعا[1]

(از جناب چودھری عبد السلام صاحب اختر ایم۔اے)

اُنہی ایام میں جب غلغلہ تھا نامِ مہدئی کا
سُنایا جا رہا تھا ہر طرف پیغام مہدئی کا

عجب طرح کے تھے چھائے ہوئے افکار اُمّت میں
کہ یہ افکار خود تھے باعثِ ادبارِ اُمّت میں

بہت سے عالم و فاضل، شعارِ دیں کے رکھوالے
ریاضت اور طریقت کے ہُنر پہچاننے والے

کہیں اُلجھے ہوئے تھے صُوفیا کے نغمہ و نے میں
کہیں پر لالہ و گُل میں، کہیں پر ساغر و مے میں

مگر یہ لوگ مایُوس و ہراساں ہوتے جاتے تھے
یہ ساحل تھے مگر خود نذرِ طُوفاں ہوتے جاتے تھے

کچھ اَور اصحاب تھے ہمدرد بھی، غمخوارِ ملّت بھی
نگہدارِ چمن بھی، خیر خواہِ کارِ ملّت بھی

وہ دل میں آرزوئے چارۂ بیمار رکھتے تھے
برائے ملّتِ بیضا دلِ غمخوار رکھتے تھے

اُنہی میں تھے وہ فردِ مقتدر جو جانتے ہیں سب
کہ سر سیّد کے عالی نام سے پہچانتے ہیں سب

---

[1] ملاحظہ ہو سیرت المہدی حصہ سوم مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے صفحہ ۲۲۳، روایت نمبر ۸۳۰

کہا کرتے تھے انساں جو بھی خود کر لے وہ سب کچھ ہے
گھر اپنا جس قدر بھی بھر سکے بھر لے وہ سب کچھ ہے

"بیانِ درد، عرضِ مدعا سے کچھ نہیں ہوتا
خدا کے سامنے عجز و بکا سے کچھ نہیں ہوتا
مقدّر ہے اٹل، آہِ رسا سے کچھ نہیں ہوتا
دعا اک وہم ہے دستِ دعا سے کچھ نہیں ہوتا
رگِ گُل ہو کر بوئے نسترن خود پھوٹ پڑتے ہیں
چمن میں آمدِ بادِ صبا سے کچھ نہیں ہوتا"

یہ اندازِ تخیّل آئینہ تھا نارسائی کا
کہ یہ خاکہ تھا ساری قوم کی بے دست و پائی کا

حضورِ پاکؑ نے جب اِن عقائد کی خبر پائی
تو اِذنِ حق سے "برکات الدّعا" تصنیف فرمائی

یہ اِک تصنیف تھی یا موج تھی انوارِ ایماں کی
درِ محبوب پر اک پیشکش تھی نوعِ انساں کی

حضورِ پاکؑ نے اس میں یہ فرمایا کہ اے بندو!
نگاہِ دُوربیں کے اِدّعا والو ۔۔۔ خردمندو!

خدائے دو جہاں جو محورِ جاں تھا وہ اب بھی ہے
جو پہلے مالکِ تقدیرِ انساں تھا وہ اب بھی ہے

کوئی بھی اُس سے ہٹ کر رُونمائی کر نہیں سکتا
غلط ہے یہ کہ وہ حاجت روائی کر نہیں سکتا

بغیر اس کے کسی پتّے کا ہلنا بھی ہے ناممکن
بجز اس کے کوئی مشکل کشائی کر نہیں سکتا
صمیمِ دل سے گر اُس کو بلاؤ گے، وہ آئیگا
اگر نقدِ دل و جاں لے کے جاؤ گے، وہ آئیگا
دُعا کیا ہے رہِ جاناں میں محوِ جستجو ہونا
کلی کا پھول بننا، پھول بن کر سرخرو ہونا
اگر پھر بھی تمہیں شک ہے خدا کی کبریائی پہ
نگاہِ داورِ کونین کی فرماں روائی پہ
یہاں آؤ وہ نورِ جاودانی، دیکھتے جاؤ
نمودِ حُسنِ یارِ لامکانی، دیکھتے جاؤ
درِ رحمت سے اُٹھتی ہے گھٹا جب ابرِ رحمت کی
ٹپک پڑتا ہے شعلوں سے بھی پانی دیکھتے جاؤ
روایت ہے کہ سر سید نے "برکات الدُعا" دیکھی
خلوص و دردمندی سے، کتابِ اتقا دیکھی
تو فرمایا کہ بے شک باصفا ہیں میرزا صاحب
کہ اس میداں کے اِک مردِ خدا ہیں میرزا صاحب
مبارک ہو انہیں فیضانِ رحمت کا امیں ہونا
مسلمانوں کے حق میں چشمۂ علم و یقیں ہونا

اگر یہ دردمندی وصفِ خاص و عام ہو جائے
تو یہ اُمت بھی خوش اقبال و خوش انجام ہو جائے

۱۹

شذرات

(۱) مناظر پیدا ہونے بند ہو گئے!

ہفت روزہ لولاک لائل پور لکھتا ہے:۔

"سب سے آخر میں مبلغ اسلام خاتم المناظرین حضرت الحاج مولانا لال حسین اختر رونق افروز ہوئے۔" (لولاک ۱۲ر جون ۱۹۷۰ء)

الفرقان۔ ہم اتنا ہی دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ مولوی صاحبان کے نزدیک "خاتم المناظرین" کے بعد اب مناظر پیدا ہوں گے یا نہیں؟

(۲) تحریک ختم نبوت "ایک سازش" تھی

پنجاب کونسل لیگ کے صدر سردار شوکت حیات نے فرمایا کہ:۔

"تحریک ختم نبوت بھی ایک سازش کا نتیجہ تھی۔ یہ تحریک مرکزی حکومت کے سی ایس پی افسروں نے چلائی اور بعد میں میاں ممتاز دولتانہ کو حکم دیا کہ اس تحریک کو کچل دیا جائے۔ سردار شوکت حیات نے کہا کہ میاں ممتاز دولتانہ نے مرکزی حکومت سے درخواست کی کہ یہ ہدایات انہیں تحریری طور پر دی جائیں۔ مرکزی حکومت نے نہیں جو تحریری حکم بھیجا اس پر "ٹاپ سیکرٹ" لکھ دیا جس پر میاں صاحب وزارت سے مستعفی ہوگئے۔" (روزنامہ مشرق لاہور ۹ر جون ۱۹۷۰ء)

الفرقان۔ ۱۹۵۳ء میں بھی یہ تحریک ایک سیاسی سازش تھی اور اب پھر اسے سیاسی سازش کے طور پر ہوا دی جارہی ہے۔ بھلا اس سے بڑا ظلم کیا ہوگا کہ مذہبی مقدس عقائد کو اپنے ذاتی سیاسی مقاصد کے لئے ناجائز طور پر استعمال کیا جائے۔

(۳) مجھ میں اور مودودی میں فرق

تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولوی محمد علی صاحب جالندھری نے اعلان کیا ہے کہ:۔

"میں پاکستان کے حق میں نہ تھا۔ میں مودودی کی طرح نہیں کہ حق میں نہ ہو کر اب کہوں کہ میں تو حق میں تھا۔ مجھے اس میں کوئی باک نہیں لیکن اب میرا ایمان ہے کہ پاکستان رہے۔" (ہفت روزہ لولاک ۱۲ر جون ۱۹۷۰ء صفحہ ۱)

الفرقان۔ گویا مودودی صاحب اور محمد علی جالندھری صاحب ہر دو پاکستان کے مخالف تھے مگر مودودی صاحب اب غلط بیانی بھی کر رہے ہیں کہ میں مخالف نہ تھا۔ گویا یک نشد دو شد۔ اگر یہ بیان درست نہیں تو محمد علی صاحب کی غلط بیانی ثابت ہے۔

(۴) علماء کی یہ دورنگی کیوں ہے؟

روزنامہ امروز میں "مولانا ہزاروی" سے ایک سوال بایں الفاظ کیا گیا ہے:-

"سوشلسٹ نظریات رکھنے والوں کے لئے تو آپ اور مفتی محمود صاحب احتیاط کا موقف اختیار رکھنے کی تلقین کرتے ہیں لیکن کیا وجہ ہے کہ احمدیوں کے لئے آپ اس موقف سے قطعی کنارہ کش نظر آتے ہیں جبکہ وہ بھی کلمہ پڑھتے ہیں۔ یہ دورنگی کیوں؟

(امروز لاہور ۵ رجون ۱۹۷۰ء)

الفرقان - احمدیوں کے بارے میں یہ غیر محتاط موقف تمام علماء کا ہے۔ جب کلمہ گو کو مسلمان قرار دینا ضروری ہے تو احمدیوں کو کیوں مسلمان قرار نہ دیا جائے یہ سوال سارے مولویوں سے ہے کہ وہ یہ دورنگی کیوں اختیار کر رہے ہیں؟

مودودی پارٹی کا متشددانہ مسلک

مولوی ضیاء الحق صاحب قاسمی نے کہا ہے کہ:-

"جماعت اسلامی نے ایک عرصہ سے اپنے مخالفین کے خلاف تشدد کی مہم شروع کر رکھی ہے۔ مودودی صاحب سے لیکر ان کے ادنے کارکن تک اس مہم کو کامیاب کرنے کے لئے وہ تمام وسائل و ذرائع استعمال کر رہے ہیں جو سیاست میں تشدد پسند تنظیمیں اور افراد اختیار کیا کرتے ہیں۔ میاں طفیل محمد تشدد آمیز تقریریں اور ڈیمو کریٹک یوتھ فورس ایسی دہشت پسند تنظیمیں، اور سرفروش ایسی غنڈہ تنظیم محض اسلئے معرض وجود میں آتی ہیں کہ وہ اپنے مخالفین کو غنڈہ گردی، دھونس اور دھاندلی ایسے مکروہ عزائم سے خوف زدہ کیا جائے اور اگر ان کا مقصد ان مکروہ عزائم سے بھی پورا نہ ہو تو پھر قاتلانہ حملوں سے اپنے مخالفین کو صفحۂ ہستی سے مٹایا جائے۔"

(نوائے وقت لاہور ۲۸ رمئی ۱۹۷۰ء)

الفرقان - ان حالات میں دوسرے لوگ سوچ رہے ہیں کہ ان کو کونسا مسلک اختیار کرنا چاہیئے؟ کیا اس صورت میں ملکی حالات درست ہوسکتے ہیں؟

(۶) نبی الانبیاء سب نبیوں کے مربی ہیں

مکرم قاری محمد طیب صاحب دیوبندی لکھتے ہیں:-

"آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے آپکو نبی الامۃ ہی نہیں بلکہ نبی الانبیاء بھی فرمایا ہے جیسا کہ روایات حدیث میں مصرح ہے۔ پس جیسے آپ امت کے حق میں نبی امت ہونے کی وجہ سے مربی ہیں ویسے ہی نبیوں کے حق میں بوجہ نبی انبیاء ہونے کے مربی ہیں۔"

(لولاک ۱۲ رجون ۱۹۷۰ء)

الفرقان - گویا خاتم النبیین کا مطلب نبی الانبیاء

ہوُا اور آپ سب ... قرار پائے اور
سب نبی آپؐ کے ... سے نبوت پانے والے ٹھہرے۔

(۷) قابلِ عبرت اور قابلِ غور

ہفت روزہ خدام الدین لاہور کے مدیر لکھتے ہیں:-
"مولانا ظفر علی خاں کے اخبار زمیندار
کا صرف ایک پہلو اور اسکی صرف ایک خدمت
کا اعتراف بنظرِ استحسان دیکھا جاتا ہے اور
اس کے لئے آنکھیں جھک جاتی ہیں جو اس
نے اُمّتِ مرزائیہ کے تعاقب اور عقیدۂ
ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں انجام دی تھی۔
اس کے علاوہ مختلف شخصیات اور جماعتوں
کے خلاف مولانا ظفر علی خاں اور ان کے
اخبار زمیندار کی محاذ آرائی اور الزام بندی
رہی ہے آج ان کا نام لیوا کوئی نہیں اور نہ
ہی زمیندار سمیت ... ڈھونڈے سے انکا کہیں
سراغ اور نشان ملتا ہے۔ آخر یہ کیوں ہوا؟
فاعتبروا یا اولی الابصار"
(خدام الدین ... اپریل سنہ ۱۹۷۰ء)

الفرقان ... انجام کے بارے
میں قرآن مجید کی آیات ... تمائی موجود ہے۔

مزید وضاحت

قارئین الفرقان ماہ ... سنہ ... کے شمارہ میں پنڈت
لیکھرام کے واقعہ قتل ... کا ملاحظہ ... ان
سلسلہ میں مزید وضاحت کے لئے لکھا جاتا ہے کہ حضرت
شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ نے اسے واضح لفظوں
میں لاہور ہی کا واقعہ قرار دیا ہے (سیرت المہدی حصہ
اوّل صفحہ ۲۷۲ طبع دوم و حیات احمد جلد چہارم صفحہ ۴۲۳)
دوسری طرف دسمبر سنہ ۱۸۹۳ء کے سفر فیروزپور سے لیکر
قتل لیکھرام کے درمیانی عرصہ میں حضرت اقدس مسیح پاک
علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لاہور تشریف لیجانا سلسلہ احمدیہ
کے لٹریچر سے ثابت نہیں۔ لہٰذا یہ تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ
نہیں رہتا کہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸۸، ۲۸۹ کی عبارت اور
حضرت عرفانیؓ کی روایت دونوں ایک ہی واقعہ سے
متعلق ہیں۔

یہ مزید وضاحت احباب گھٹیالیاں کے استفسار پر ... (۱۶۱۵)

(طابع و ناشر ابوالعطاء جالندھری نے مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے مقام اشاعت، دفتر ماہنامہ الفرقان ربوہ)

Regd. No. L. 5708

Monthly **"AL-FURQAN"** Rabwah

Rabius Sani 1390 A. H. Ehsan 1349 H. S. June 1970 A. D.

حضرت خلیفۃالمسیح الثالث ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز کا دورۂ مغربی افریقہ

—: o :—

لیگوس (نائیجیریا) کے فضائی مستقر پر حضور ایدہ اللہ تعالی جماعت نائیجیریا کے دو مخلص احباب ظفر الیاس صاحب اور وزیری عبدو صاحب کے ہمراہ

غانا میں حضور ایدہ اللہ تعالی ایک پیراماؤنٹ چیف کو شرف مصافحہ عطا فرما رہے ہیں - یہ ان متعدد پیراماؤنٹ چیفس میں سے ایک ہیں جو حضور کا خطاب سننے کے لئے تشریف لائے تھے

Only Title printed at the Nusrat Art Press, Rabwah.